Qutbuddīn Khān ibn Muḥīuddīn Khān ibn Shāh Ḥājī

Kitāb Maʿdin al-javāhir

تصنیفات فاخرہ امام سلاطین حامی دین متین نواب
قطب الدینخان بن محی الدین خان بن شاہ حاجی

کتاب معدن الجواہر

بتاریخ چہارم ربیع الثانی سنہ ۱۲۷ ہجری کے شہر اکبرآباد
متصل چھلی اینٹ باہتمام منشی محمد امیر خان مطبع [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین بعد اسکے کہتا ہے مسکین محمد قطب الدین بن محمد محی الدین خان بن شاہ حاجی تغمدھم اللہ فی رحمتہ کہ ایک مدت سی اس عاجز کی خیال مین چند مضامین ہدایت آگین معتبر کتابون کی لایق اسکے تہی کہ اگر اونکو ایک جا جمع کرکی جلوہ ظہور دیا جاوی تو بہائی مسلمانون کو بہت مفید ہون اور وہ ایک چہل حدیث ہے نہایت خوب اور دل پسند اور حضرت لقمان حکیم علیہ الرحمۃ کی صد پند سودمند اور اعمال قول جمیل کی کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی تصنیف ہے اور مسائل باب الکراہۃ کی کہ جاننا اونکا بہت ضرور ہے اور اکثر لوگ اونسی غافل ہین اندنونین کہ سنہ بارہ سو اٹہاون ہجری مین

توفیق باری تعالیٰ رفیق اس عاجز کی ہوئی کہ یہہ رسالہ متضمن اون مضامین کا
دو باب پر مرتب کیا کہ ایک تو **باب الہدایۃ** لکہا اوسمین تین
فصلین ہین پہلی فصل مین چہل حدیث مذکور ہی اور دوسری فصلین صد
پند سودمند اور تیسری فصلین اعمال قول جمیل کی دوسرا **باب**
الکراہتہ ہے اوسمین چہہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ کہانی اور پینی کے
اور حرمت استعمال کے چاندی سونیکی برتنون وغیرہ مین اور حرمت
مزامیر وغیرہ کی فصل دوسری بیچ بیان لباس کے فصل تیسری بیچ
بیان نظر کرنی کے اور جو اسکی مانند ہو فصل چوتھی بیچ بیان کسب کے
فصل پانچوین بیچ بیان استبرا وغیرہ کے فصل چھٹی بیچ بیان بیع
وغیرہ کی کہ اسمین بہت مسائل ضروری ہین مانند حرمت کہیلنی نرد
اور شطرنج اور خصی کرنی آدمی کے مطلق اور خصی کرنے جانور کے
بلافائدہ اور حرمت استعمال کرنی ادویہ حرام کے وغیرہ ذلک اور بعد
اسکے فروع یعنی مسائل متفرقہ مذکور ہین کہ وہ بہی بہت بکار آمد ہین
اور یہہ باب الکراہتہ در مختار اور اسکی شرحون اور ملتقی الابحر اور فتاوی
عالمگیری وغیرہ فقہ کی معتبر کتابون سی لکہا ہے اور نام اس رسالہ کا **معدن الجواہر**
رکہا اور بعد مرتب ہونے کے بخدمت بابرکت اپنی استاد بزرگوار
جناب مولانا محمد اسحق صاحب زادہ اللہ شرفا کی عرض کیا اور جناب ممدوح نے
اصلاح دی یعنی روایات ضعیفہ موقوف کین اور روایات صحیحہ
باقی رکہین غرضکہ اسکی تصحیح وتنقیح مین حتی الوسع بہت کوشش کی گئی

لیکن بندہ ہر نوع پر تقصیر وعاجز ہے ای میرے پاک پروردگار جو کچھ اسمین خطا
اور چوک ہوئی ہو اوسکو معاف فرما اور توفیق دی ہم سب مسلمانونکو
کہ اسپر عمل کرین آمین آمین آمین یا ارحم الراحمین

باب اول یہہ باب الہدایۃ ہی اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان جہل حدیث کے آیۃ

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ ایمان لائی تو ساتہہ اللہ کے اور دن آخر کے
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ
اور فرشتونکی اور کتابونکے اور نبیونکے اور جی اوٹہنی کے بعد مرنیکے اور تقدیر
خَيْرِهِ وَشَرِّهِ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَاَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
بہلائی اور برائی کی اللہ تعالی کی طرفسی اور یہہ گواہی دیتوا ایسکے کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور یہہ کہ
رَسُوْلُ اللهِ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ لِوَقْتِهَا وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ
رسول اللہ تعالی کے ہین اور یہہ کہ قایم کریتو نماز ساتہہ وضو کامل کی وقت پر اور دیوے تو زکوٰۃ
وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ اِنْ كَانَ لَكَ مَالٌ وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ
اور روزہ رکہی تو رمضان کے اور حج کرے تو بیت اللہ کا اگر ہووے تیری پاس مال اور پڑہی تو بارہ رکعتین
رَكْعَةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ وَالْوِتْرَ لَا تَتْرُكُهُ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ وَلَا تُشْرِكُ
ہر دن رات مین سنت اور وتر کو نہ چہوڑ ہر رات مین اور شریک نکر
بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَعُقَّ وَالِدَيْكَ وَلَا تَأْكُلْ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَلَا
ساتہہ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ نافرمانی کر ماباپ کی اور نہ کہا مال یتیم کا ظلم سی اور نہ
تَشْرَبِ الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفْ بِاللهِ كَاذِبًا وَلَا تَشْهَدْ شَهَادَةَ
پی شراب اور نہ زنا کر اور نہ قسم کہا ساتہہ اللہ کے جہوٹی اور نہ دی گواہی

[illegible]

وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوٰى وَلَا تَغْتَبْ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفِ الْمُحْصَنَةَ
اور نہ عمل کر خواہش نفسانی پر اور نہ غیبت کر اپنی بہائی مسلمان کی اور نہ بہتان زنا کر عورت پاکدامن کو

وَلَا تَغُلَّ اَخَاكَ الْمُسْلِمَ وَلَا تَلْعَبْ وَلَا تَلْهُ مَعَ اللَّاهِيْنَ
اور خیانت کر اپنی بہائی مسلمان کی اور نہ کہیل اور نہ تماشا دیکہہ تماشا دیکہنے والوں کے ساتہہ

وَلَا تَقُلْ لِلْقَصِيْرِ يَا قَصِيْرُ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ عَيْبَهٗ وَلَا تَسْخَرْ بِاَحَدٍ
اور نہ کہہ تو ٹہنگنی کو ای ٹہنگنے کہ ارادہ کرے تو ساتہہ اوسکی عیب کرنا اوسکا اور نہ ٹہٹہا کر کسی

مِّنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيْمَةِ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ وَاشْكُرِ اللّٰهَ تَعَالٰى
کسی آدمی سے اور نہ کر چغل خوری درمیان مسلمان بہائیوں کی اور شکر کر اللہ تعالے کا

عَلٰى نِعْمَتِهٖ وَاصْبِرْ عَلَى الْبَلَاۤءِ وَالْمُصِيْبَةِ وَلَا تَاْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللّٰهِ
اوسکی نعمت پر اور رہہ صبر کرنیوالا اوپر مصیبت پر اور نڈر نہو اللہ کے عذاب سے

وَلَا تَقْطَعْ اَقْرِبَائَكَ وَصِلْهُمْ وَلَا تَلْعَنْ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِ اللّٰهِ وَ
اور نہ انقطاع کر اپنی اقربا سے اور سلوک کر اقربا سے اور نہ لعنت کر کسیکو مخلوق خدا میں سے اور

اَكْثِرْ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَدَعْ حُضُوْرَ الْجُمُعَةِ
بہت پڑہا کر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور لا الٰہ الا اللہ کو اور نہ چہوڑ حاضر ہونا جمعہ کا

وَالْعِيْدَيْنِ وَاعْلَمْ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاَكَ
اور عیدین کا اور جان لے یہہ کہ بیشک جو چیز پہنچی تجکو یعنی مصیبت وغیرہ نتہی کہ نہ پہنچتی تجکو اور جو چیز کہ نہ پہنچی تجکو فط

لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَا تَدَعْ قِرَاۤئَةَ الْقُرْاٰنِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ الْحَافِظُ
نہ تہی کہ پہنچے تجکو ف اور نہ چہوڑ پڑہنا قرآن کا بہر حال نقل کی یہہ حدیث حافظ

اَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْدَةَ وَالْحَافِظُ
ابو القاسم نے انکا نام انکا عبد الرحمن بن محمد بن اسحق بن منده ہے اور نقل کی یہہ حافظ

ف یعنی جو پہنچنا ہے پہنچیگا اور جو مصیبت نہ پہنچنی ہو وہ نہ پہنچیگی ۱۲

أبو الحسين علي بن أبي القاسم بن بابويه الرازي في الأربعين
ابو الحسن نے كہ نام اوكا علي بن ابي القاسم بن بابويه رازي ہے اربعين مين اور نقل كي ہے
وابن عساكر والرافعي عن سلمان قال سئلت رسول الله
ابن عساكر نے اور رافعي نے سلمان سے كہ كہا كہ پوچھين مين نے رسول خدا
صلى الله عليه وسلم عن الأربعين حديثا التي قال من حفظها
صلے الله عليه وسلم سے چاليس حديثين كہ جنكے حقمين فرمايا ہے كہ جو كوئي ياد كرے
من أمتي دخل الجنة قلت وما هي يا رسول الله قال فذكر
ميري امت مين سے داخل ہوويگا بہشت مين كہا مين كونسي ہين وہ يا رسول الله كہا سلمان نے
في آخره قلت يا رسول الله ما ثواب من حفظ هذه
حضرت نے يہ حديث اور اوسكي آخر مين يا رسول الله كيا ثواب ملتا ہے اوسكو كہ ياد كري ان
الأربعين قال حشره الله تعالى مع الأنبياء والعلماء يوم
چاليس حديثونكو فرمايا حشر كريگا اوسكا الله تعالے ساتھ انبياء اور علماء كے دن
القيمة كذا في كنز الأعمال للشيخ التقي علي المتقي
قيامت كے اسيطرح سے ہے كتاب كنز اعمال كے كہ تصنيف كي ہوئي شيخ پرہيزگار علي متقي كي ہے
فصل دوسري بيچ بيان صد بند سود مند لقمان حكيم كي كہ اپني فرزند ارجمند كو
كين اور فرمايا ہر كہ اين نصايح را شعار خود سازد دنيا و آخرت كار خود سازد
١ اول آنكہ اي جان پدر خداي عزوجل را بشناس ٢ وہر چہ از نصيحت
گوئي نخست بران كار كن ٣ سخن باندازہ خويش گوئي ٤ قدر مردم بدان
٥ حق ہمہ كس را بشناس ٦ راز خود نگاہدار ٧ يار را در وقت سختي بيازماي

۸ دوست را بسود و زیان امتحان کن ۹ از مردم ابله و نادان بگریز ۱۰
دوست زیرک و دانا گزین ۱۱ در کار خیر جد و جهد نمای ۱۲ بر زنان اعتماد مکن
۱۳ تدبیر با مردم مُصلح و دانا کن ۱۴ سخن بی حجت مگوی ۱۵ جوانی را
غنیمت دان ۱۶ به هنگام جوانی کار دو جهانی راست کن ۱۷ یاران
دوستان را عزیز دار ۱۸ با دوست و دشمن ابرو گشاده دار ۱۹
مادر و پدر را غنیمت دان ۲۰ استاد را بهترین پدر شمر ۲۱ خرج باندازه
دخل کن ۲۲ در همه کار میانه رو باش ۲۳ جوانمردی پیشه کن ۲۴
خدمت مهمان بواجبی ادا کن ۲۵ در خانه که در آئی چشم و زبان را نگاهدار
۲۶ جامه و تن پاک دار ۲۷ با جماعت یار باش ۲۸ فرزند را علم و ادب بیاموز
۲۹ و اگر ممکن باشد تیر انداختن و سواری بیاموز ۳۰ از کفش و موزه که پوشی
ابتدا از پای راست کن ۳۱ و بدر آوردن از پای چپ گیر ۳۲ با هر کس کار
باندازه او کن ۳۳ بشب چون سخن گوئی آهسته و نرم گوئی ۳۴
و بروز چو گوئی بهر سو نگاه کن ۳۵ کم خوردن و خفتن و گفتن عادت انداز
۳۶ هر چه بخود نه پسندی بدیگران مپسند ۳۷ کارها با دانش و تدبیر کن ۳۸
نا آموخته استادی مکن ۳۹ با زن و کودک راز مگوی ۴۰ بر چیز کسان دل منه
۴۱ از بد اصلان چشم وفا مدار ۴۲ بی اندیشه در کار مشو ۴۳ نا کرده کرده مشمر
۴۴ کار امروز بفردا میفکن ۴۵ با بزرگتر از خود مزاح مکن ۴۶ با مردم بزرگ
سخن دراز مگوی ۴۷ عوام الناس را گستاخ مساز ۴۸ از جنگ گذشته یاد مکن
۴۹ خبر کسان بخبر خود میامیز ۵۰ مال خود را بدست دشمن خود منمای ۵۱

خویشاوندی از خویشاوندان مبر ۵۲ کسی را که نیک باشد بغیبت یاد
مکن ۵۳ بخود منگر ۵۴ جماعت استاده باشند تو نیز موافقت همه کن
۵۵ انگشتان بهم مگذران ۵۶ در پیش مردم خلال دندان مکن ۵۷ آب
دهن و بینی باواز بلند میینداز ۵۸ در فاژه دست بردهن نه ۵۹ بروی مردم
کاهلی مکش ۶۰ انگشت در بینی مکن ۶۱ سخن هزل آمیخته مگوی ۶۲ مردم را
پیش مردم خجل مکن ۶۳ غمازی بچشم و ابرو مکن ۶۴ سخن گفته دیگربار مخواه
۶۵ از سخن که خنده آید حذر کن ۶۶ ثنای خود و اهل خود پیش کس مگوی ۶۷
خود را چون زنان میارای ۶۸ هرگز همراه فرزندان مباش ۶۹ زبان نگاهدار
۷۰ در وقت سخن دست مجنبان ۷۱ همه کس را پاس دار ۷۲ بر آمد کسان
همداستان مشو ۷۳ مرده را به بدی یاد مکن که سود ندارد ۷۴ تا توانی جنگ
و خصومت مساز ۷۵ قوت آزمای مباش ۷۶ آزموده کس را جز بصلاح
گمان مبر ۷۷ نان خود را بر سفرهٔ دیگران مخور ۷۸ در کارها تعجیل مکن ۷۹
برای دنیا خود را در رنج میفگن ۸۰ هر که خود را نشناسد او را مشناس ۸۱
در حالت غضب سخن فهمیده گوی ۸۲ با آستین آب بینی پاک مکن
۸۳ بوقت بر آمدن آفتاب مخسپ ۸۴ پیش مردم مخور ۸۵ از بزرگان
براه پیش مرو ۸۶ در میان سخن مردم سپاه ۸۷ پیش سر بر زانو منه ۸۸ جست در هست
منگر بلکه نظر سوی زمین بدار ۸۹ اگر توانی بر ستور برهنه سوار مشو ۹۰ پیش مهمان
بکسی خشم مکن ۹۱ مهمان را بکار مفرمای ۹۲ با دیوانه و مست سخن مگوی
۹۳ با فارغان و اوباشان بر سر محله منشین ۹۴ بی سود زبان برو

خونریز ۹۵ فضول و متکبر مباش ۹۶ خصومت مردم بخویش مگیر ۹۷ از جنگ
و فتنه برکران باش ۹۸ بی کار و دو انگشتری و درم مباش ۹۹ مراعات کن
چندانکه خود را خوار نسازی ۱۰۰ فروتن باش و زندگانی کن بخدای تعالی
بصدق بنفس بقهر با خلق بانصاف و به بزرگان بخدمت بخردان بشفقت
بدرویشان بسخاوت بدوستان و یاران به نصیحت بدشمنان بحلم
بجاهلان بخاموشی بعالمان بتواضع باینطریق بسر بر مال کسی طمع
مکن و چون پیش آید منع مکن لیکن چون پیش آید جمع مکن و گفت سه هزار
کلمه در نصیحت نوشته ام سه کلمه از ان برگزیده ام دو از ان یاد دار و یک را
فراموش گردان یعنی خدای تعالی و مرگ را یاد دار و نیکی کرده فراموش
کن و نیز فرموده اند خاموشی هفت خاصیت دارد زینت ست بی
پیرایه هیبت بی سلطنت عبادت بی محنت حصار بی دیوار بی نیازی
بی عذر فراغ از کرام کاتبین پوشیدن عیبها **بیت** بطبع هیچ مضمون
ز لب بستن نمی آید : خموشی معنی دارد که در گفتن نمی آید **فرد** سینها را
خاموشی گنجینه گوهر کند : یاد دارم از صدف این نکته سربسته را
نقل ست که از وی پرسیدند معنی بلوغ چیست فرمود دو معنی دارد یکی آنکه
از مرد منی برون آید دوم آنکه مرد از منی برون آید :

فصل تیسری

بیچ بیان اعمال کے کہ منقول ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
رحمہ اللہ سے فرمایا احباب ممدوح نے کہ وصیت کی مجکو میری والد
بزرگوار یعنی حضرت شاہ عبد الرحیم قدس سرہ نے ساتھہ ہدایت

یا مغنی کے ہر روز گیارہ سو بار اور ساتھہ مداومت سورۂ مزمل کے چالیس بار
اور اگر چالیس بار نہو سکے تو گیارہ بار اور فرمایا کہ یہہ دونو وظیفہ مجرب ہین
واسطے غنای قلبی اور ظاہری کی اور وصیت کی مجکو ساتھہ ہمیشہ پڑہنی
شریف کے اور فرمایا کہ بسبب درود کے پایا ہمنے جو کچھہ کہ پایا اور سنا مینی
اونسی کہ فرماتی تہے جب آوے تیری پاس کوئی شخص کہ دکھتی ہو داڑہ
اوسکی یا سر اوسکا یا ریح کا درد رکہتا ہو تو لے ایک تختہ پاک اور بچھا اوسپر
ریت اور لکہہ اوسپر ایک لوہے کی مینخ سی ابجد ہوز حطی
ازان رکہ رسی گاڑ مینخ حرف الف پر اور پڑہ سورۂ فاتحہ ایکبار اس حال مین
کہ درد والا رکہی ہو اونگلی اپنی درد کی جگہہ پر زور سے پہر پوچہہ اوس سے کہ
آیا شفا پائی تو نے اگر اوسنے کہا کہ شفا پائی فبہا والا پہر مینخ رکہہ حرف
ب پر اور پڑہ سورۂ فاتحہ دو بار اور پوچہہ اوس سے مانند پہلی بار کی پس
اگر شفا پائی فبہا والا پہر رکہہ جیم پر اور پڑہ فاتحہ تین بار اور اسی طرح کرتا
رہو پس نہین پہنچیگا تو اخیر حرف تک مگر کہ شفا دیگا اوسکو اللہ تعالی اور جب
در پیش آوے تجکو حاجت یا سفر کوئی سفر کو کیا ہو اور چاہتا ہو تو کہ آوی
سلامت مطلب یاب ہو کر یا کوئی تیرا بیمار ہو اور چاہی تو کہ شفا دی
اوسکو اللہ تعالی پس پڑہ سورۂ فاتحہ اکتالیس بار درمیان سنت فجر اور
فرض فجر کے اور جسکو کاتے کتا دیوانہ اور خوف ہو اوسکی ہڑک چڑہنی کا
پس لکہہ اوسکے لئی یہہ آیت روٹی کے چالیس ٹکڑون پر اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ
كَيْدًا وَّاَكِيدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِينَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۵۱

اور کہہ اوسکو کہ کیا ہر روز ایک ٹکڑا آوے اور جو کوئی پڑہی سورہ واقعہ ہر شب نہین
پہنچیگا اوسکو فاقہ اور جو کوئی پڑہی وقت سونیکے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اخیر سورہ کہف تک اور دعا کرے اللہ تعالی سے
یہہ کہ جگادے اوسکو اوس وقت مین کہ ارادہ کرے جاگنے کا اوسمین تو جگاویگا
اوسکو اللہ تعالے اوسیوقت مین اور لکہہ اس تعویذ کو اور ڈال لڑکی کی
گلی مین نگہبانی کریگا اوسکی اللہ تعالی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ
اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ تَحَصَّنْتُ بِحِصْنِ
اَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اور یہہ دعا سبب
امان کے ہے ہر آفت سے پڑہ اسکو صبح اور شام بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ
لَمْ يَكُنْ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ
عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ
الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اور جو کوئی
خوفناک ہوجاوے کسیسے تو کہیعص کفیت پڑہی اسطرح پر کہ اوپر ہر حرف
کہیعص کے ایک ایک انگلی داہنی ہاتھ کی بند کرے اور پڑہے حمعسق حمیت

پڑہی اسطرح کہ ہر حرفِ حمعسق پر ایک ایک انگلی بائین ہاتہہ کی بند کریے
پہر جب اوسکے سامنے جاوی تو دونو ہاتہہ کہولدے اور چہہ آیتین قرآنکے
کہ اون کو آیات شفا کہتے ہین لکہی تو اونکو بیمار کی لئے ایک باسن مین پہر پانی سے
دہوکر پلاوے ۱ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ ۲ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ
۳ یَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ
۴ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۵ وَاِذَا
مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ ۶ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هُدًی وَّشِفَآءٌ
منقول ہے شیخ ابو القاسم قشیری رحمہ اللہ سے کہ بیٹا اونکا گرفتار
مرض شدید ہوا کہ قریب بمرگ پہنچا اونکو نہایت تردد اور فکر ہوا کہا
اونہون نے کہ پس دیکہا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس
شکوہ کیا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بیٹی کی بیماریکا پس
فرمایا کہ کہان ہے تو آیات شفا سے یعنی کیون غافل ہے اوس سے پہر جاگا
مین پس سوچا مینے اونکو پس وہ چہہ جگہہ پائین کتاب اللہ مین ویشف صدور
قوم مؤمنین الخ کہا اونہون نے کہ پس لکہا مینے اونکو پہر کہولا مینے اونکو
ساتہہ پانی کی اور پلایا مینے اوسکو پس ایسا ہو گیا جیسے اونٹ کہولا جاتا ہے
رسی سے یعنی بالکل اچہا ہو گیا اور ہوا شاداں و فرحاں یہہ مواہب
لدنیہ مین لکہا ہے اور تینتس آیتین نفع دیتی ہین جادو سے اور پناہ ہوتی ہین
شیطان اور چورون درندون سے چار آیتین اول سورہ
کی اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتین بعد اوسکے

آیتین شفا کی

[illegible]

بعد اوسکے خالدون تک اور تین آیتین سورۂ اعراف کے اِنّ رَبَّکُمُ اللہ
تا محسنین تک اور آخر سورۂ بنی اسرائیل کا قُلِ ادْعُوا اللہ اَوِ ادْعُوا
الرحمن الخ اور دس آیتین اول صافات کی تا مِن طِینٍ لازِب اور
دو آیتین سورۂ الرحمن کے یا معشر الجن والانس تا تنتصران اور آخیر
سورۂ حشر کا لَو اَنزَلنا تا آخر اور دو آیتین قُل اُوحِیَ کی اِنّہ تعالیٰ جد
ربنا سے لفظ شططا تک پس یہ آیتین ہین کہ نام رکھا گیا ہی انکا ۳۳ آیت اور والد بزرگوار میری زیادہ کرتے تہی اُنپر الحمد اور قل یا ایہا الکفرون
اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور
سورۂ جن اول سے لفظ شططا تک اور جب ظاہر ہو مرض چیچک کا
تو لی ڈورا نیلا اور پڑہ سورۃ الرحمن اور جب فَبِاَیِّ اٰلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن تک
پہنچی تو گرہ لگاتا جا اور دم کرتا جا پہر اوس ڈوریکو لڑکی کی گلی مین
ڈالدے عافیت دیگا اوسکو اللہ تعالے اوس مرض سی اور نام اصحاب
کہف کے سبب امان کے ہین ڈوبنے سے اور جلنے سی اور لٹنی سی اور چوری سے
الہی بحرمۃ یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشفطیونس تبیونس یوانس بوس وکلبہم قطمیر وعلی اللہ قصد
السبیل ومنہا جائر اور جب کچھ حاجت درپیش ہو تو یہ ہی
یا بدیع العجائب بالخیر یا بدیع بارہ سو بار بارہ دن تک پس
اللہ تعالیٰ روا کریگا حاجت تیری اور واسطے روا ہونے حاجات
ضروری کے پڑہی چار رکعتین اسطرح کہ پڑہی پہلی رکعت مین بعد

براے حاجت روائی

سورۂ فاتحہ کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ
فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ سو بار
اور دوسری رکعت مین سو بار پڑھے رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ
اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اور تیسری رکعت مین سو بار پڑھے وَاُفَوِّضُ
اَمْرِیْۤ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ اور چوتھی رکعت مین سو بار پڑھے
قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پھر بعد سلام پھیرنے کے پڑھے
سو بار رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ اور جسکو آسیب ہو پڑھے
اوسکے بائین کان مین سات بار وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰی
كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ اور اذان بھی دے اوسکے کان مین
سات بار اور پڑھے سورۂ فاتحہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس اور آیۃ الکرسی اور سورۂ والسماء والطارق اور اخیر سورۂ
حشر کا اور سورۂ والصافات ساری بس وہ جن جل جاویگا اور یہہ بھی
پڑھے اوسکے کان مین اَفَحَسِبْتُمْ اخیر سورۂ مومنین تک اور یہہ بھی کرے
کہ پڑھے پاک پانی پر سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور پانچ آیتین اول سورۂ
جن کی اور چھڑکے اوسکو اوسکے منہہ پر پس وہ افاقہ پاویگا اور اگر کسی
مکان مین آسیب ہو تو چھڑکے اوس مکان کے کونون مین اور اطراف
مین پس نہین رہیگا وہ اوس مکان مین اور اگر آسیب ہو مکان مین اور پتھر
پھینکتا ہو تو پڑھے یہہ آیت اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا
فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا چار میخون پر ہر میخ پر پچیس بار

پہر گاڑ دیوے اونکو اوس گہر کے چاروں کونوں مین اور نام اصحاب کہف کے
بہی لکہے اوس گہر کی دیواروں پر اور بانجہ عورت کے لئے لکہے یہہ آیہ
وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا لفظ جمیعًا تک ہرن کی جہلی پر زعفران و گلاب سے
اور پہر اوس عورت کے گلے مین ڈال دیوے اور یہہ بہی کرے کہ پڑہے
چالیس لونگون پر ہر ایک پر سات سات بار اَوْ كَظُلُمَاتٍ لفظ نور تک
اور وہ عورت ہر روز ایک کہالیا کرے اور شروع کرے کہانا اونکا
وقت فارغ ہونے کے غسل حیض سے اور صحبت کرتا رہے اوس عورت سے
خاوند اوسکا اون ایام مین اور جس عورت کا حمل گر پڑتا ہو تو یون کرے
کہ لیوے ایک ڈورا سرخ برابر قد اوسکے کے اور نو گرہین دیوے اوسمین
اسطرح کہ دم کرتا جاوے ہر گرہ مین وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ لفظ
محسنون تک اور قل یا ایہا الکافرون آخر تک اور درد زہ کے لئے لکہی
ایک پرچہ کاغذ پر وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ
حُقَّتْ إِهْيًا أَشَرَاهِيًا اور اسکو ایک پاک کپڑے مین لپیٹ کر
اوس عورت کی بائین ران مین باندہے پس انشاء اللہ تعالی وہ جلد جنیگی
اور اِہیًا اَشَرَاہِیًا دعا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہے معنی اسکے یہہ
ہین ای زندہ پہلی ہر چیز کے اور ای زندہ بعد ہر چیز کے کذا فی الدر المنثور
اور جس عورت کی لڑکیان ہی ہوتے ہون اور لڑکا نہوتا ہو تو لکہی
پہلی اسکے کہ گذرین حمل پر تین مہینے ہرن کی جہلی پر زعفران و گلاب سے
یہہ آیۃ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ

وَمَا تَزْدَادُ ط وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ط عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ اور لکھی یہہ آیت بھی یَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَل لَّهُ مِن قَبْلُ سَمِيًّا یہہ لکھی بحق
مریم وعیسیٰ ابنا صالحا طویل العمر بحق محمد وآلہ اور دوسرا عمل اسکے
لئی یہہ ہے کہ خط کرو اونگلی سے عورت کے پیٹ پر ستر بار کھینچی اور ہر بار
یا متین کہے اور جس عورت کی لڑکا نہ جیتا ہو وہ لیوے اجواین اور کالی مرچین
اور وقت زوال آفتاب کے روز دوشنبہ کو سورہ والشمس چالیس بار
پڑہے اور اوسپر دم کرے اور اول و آخر ہر بار درود پڑہے اور اوس
اجواین اور مرچین کو وہ عورت روز حمل سے تا جیتا لی درد کے کہاتی رہے
اور جس بچہ کو نظر چڑیل کی ہو جاوے تو وہ خط گرد چہری سے کھینچے اور
آیۃ الکرسی و یہہ آیتین پڑہے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ لفظ مجرمون تک وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ
الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ و یہہ بھی أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ
يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
پھر کھڑی کرے چہری بیچ دائرہ میں اور کہی ذکر تہا فی قلب العائنۃ
یعنی جیسا یا میں اسکو چڑیل کے دلمین پھر ڈہانک دیوے اوسکو نیچی ایک
طباق کے یا قعب کے اور جو کوئی کہے نظر لگانے والے کو یا جادو گر کو ی

فلانی اور پکاری اوسکو ساتھہ نام اوسی کے وقت لگانی نظر کے یا جادو
کرنیکے یا اسوقت کہ بیان کرے اوس قصہ کو تو اثر اوسکا نابود
ہوجاتا ہے اور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانے والیکا موہنہ اور ہاتہہ اور
پاؤن دونون اور ازار کے اندر سے جگہہ استنجے کے ساتھہ پانی کے
ایک باسن مین دہلا دے اور اوسکو اوسپر کہ جسکو نظر لگی ہے ڈالدے
تو فی الفور اچہا ہوجاویگا اور اوسکے لیئے کہ جادو ہوا اوسپر اور اوس
بیمار کے لئے کہ طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہون سفید چینی کے
باسن مین لکہے اور پانی سے دہوکر پلا دے چالیس روز تک یَا حَيُّ
حِيْنَ لَا حَيَّ فِيْ دَيْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ يَا حَيُّ کہتا ہون کہ دیکہا مینے
اپنے والد بزرگوار کو کہ زیادہ کرتے تہے اسپر سورۂ فاتحہ کو اور جسکی
چیز کچہہ جاتی رہی ہو وہ بس پڑہے یَا حَفِيْظُ ایک سو انیس بار بغیر زیادتی
اور کمی کے پہر پڑہے یہہ آیت يَا بُنَيَّ إِنَّهَا إِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ
مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ أَوْ فِي السَّمٰوٰتِ أَوْ فِي الْأَرْضِ يَأْتِ
بِهَا اللّٰهُ ایک سو انیس بار اللہ تعالے پہر اوس چیز کو اوس تک
پہنچا ویگا اور چور کے پہچاننے کو دو شخص آمنے سامنے بیٹہہ کر
ایک بدہنی کلمہ کی اونگلیون سے پکڑین اور جسپر گمان چوری کا ہو نام
اوسکا اوس بدہنی پر لکہین اور سورۂ یٰسین اول سے لفظ مبین تک
تک پڑہے پس اگر وہ چور ہوگا تو بدہنی پہرنے لگی گی اور اگر بدہنی نہ پہرے
تو اوسکا نام مٹا دے اور اور کا نام لکہے اور اسیطرح کرے یہان

برای دفع سحر و مرض لاعلاج

برای شی گمشده

برای تشخیص دزد

وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ اور لکھی یہہ آیت بہی یَا زَكَرِيَّا إِنَّا نُبَشِّرُكَ
بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَى لَمْ نَجْعَلْ لَهُ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا یہہ لکھی بحق
مریم و عیسے انبا صالحا طویل العمر بحق محمد و اله اور دوسرا عمل اسکے
لئی یہہ ہے کہ خط کرواونگلی سے عورت کے پیٹ پر ستر بار کہینچی اور ہر بار
یاآہنین کہے اور جس عورت کی لڑکا نہ جیتا ہووہ لیوے اجواین اور کالی مرچین
اور وقت زوال آفتاب کے روز دوشنبہ کو سورہ والشمس چالیس بار
پڑہے اور اوسپر دم کرے اور اول و آخر ہر بار درود پڑہے اور اون
اجواین اور مرچون کو وہ عورت روز حمل سے تا چہٹانی دردہ کے کہاتی رہے
اور جس بچہ کو نظر چڑیل کی ہو جاوے تو وہ خط گرد چہری سے کہینچے اور
آیۃ الکرسی و یہہ آیتین پڑہے وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ
الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ
وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ لفظ مجرمون تک وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ
الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ و یہہ کہے أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ
اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَعَيْنٍ لَامَّةٍ يَا حَفِيظُ
يَا رَقِيبُ يَا وَكِيلُ يَا كَفِيلُ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
پہر کہڑی کرے چہری بیچ دائرہ مین او کہی ذکر تہا فی قلب العائنہ
یعنی جیسے یا مینی اسکو چڑیل کے دلمین پہر ڈہانک دیوے اوسکو نیچے اینٹ
طباق کے یا قعب کے اور جو کوئی کہے نظر لگانے والے کو پایا جادو گر کو

فلانی اور بکاری اوسکو ساتھہ نام اوسی کے وقت لگانی نظر کے یا جادو
کرنے کے یا اسوقت کہ بیان کرے اوس قصہ کو تو اثر اوسکا نابود
ہوجاتا ہے اور جب ثابت ہو نظر تو نظر لگانے والیکا موہنہ اور ہاتہہ اور
پاؤن دہولوین اور ازار کے اندر سے جگہہ استنجے کے ساتھہ پانی کے
ایک باسن مین دہلا دے اور اوسکو اوسپر کہ جسکو نظر لگی ہے ڈالدے
تو فی الفور اچہا ہوجاویگا اور اوسکے لئے کہ جادو ہوا اوسپر اور اوس
بیمار کے لئے کہ طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہون سفید چینی کے
باسن مین لکہے اور پانی سے دہو کر پلادے چالیس روز تک یَا حَیُّ
حِینَ لَا حَیَّ فِی دَیمُومَۃِ مُلکِہٖ وَ بَقَائِہٖ یَا حَیُّ کہتا ہون کہ دیکہا مینے
اپنے والد بزرگوار کو کہ زیادہ کرتے تہے اسپر سورۂ فاتحہ کو اور جسکی
چیز کہوئی جاتی ہے ہو بس پڑہے یَا حَفِیظُ ایک سو انیس بار بغیر زیادتی
اور کمی کے پہر پڑہے یہہ آیت یَا بُنَیَّ اِنَّہَا اِن تَکُ مِثقَالَ حَبَّۃٍ
مِّن خَردَلٍ فَتَکُن فِی صَخرَۃٍ اَو فِی السَّمٰوٰتِ اَو فِی الاَرضِ یَاتِ
بِہَا اللّٰہُ ایک سو انیس بار اللہ تعالے پہر اوس چیز کو اوس تک
پہنچا دیگا اور چور کے پہچانے کو دو شخص آمنے سامنے بیٹہہ کر
ایک بدہنی کلمہ کے اونگلیوں سے پکڑین اور جسپر گمان چور کا ہو نام
اوسکا اوس بدہنی پر لکہین اور سورۂ یسین اول سے لفظ مبین
تک پڑہے پس اگر وہ چور ہوگا تو بدہنی پہرنے لگی گی اور اگر بدہنی نہ پہرے
تو اوسکا نام مٹا دے اور اور کا نام لکہے اور اسیطرح کرے یہانتک

برای دفع سحر و مرض لاعلاج

برای چیز گم شدہ

برای شناختن دزد

کہ بدہنی یہہ ہی کہتا ہون مین کہ واجب ہے اوس شخص پر کہ مانند اس
عمل کی جب چور پر مطلع ہو تو یقین اوسکی چوریکا نکرے اور اوسکے گناہ
کو ظاہر نکرے بلکہ دری قرائن و علامات سے کہ ہووے اس لئے کہ یہہ راہ
تجسس نشان و علامات کی ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَا تَقْفُ الخ
یعنی اور درپی مت ہو اوس چیز کے کہ تجکو معلوم نہین تحقیق سماعت اور
بینائی او دل ہر یک اوس سے پوچھا جاویگا اور اگر بردہ کسی کا بہاگ جاوے تو
سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک کاغذ پر لکہی پہر لکہے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ
بِاَنَّ لَكَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ وَمَنْ فِيْهِنَّ فَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ السَّمَاءَ
وَالْاَرْضَ وَمَا فِيْهِمَا عَلٰى عَبْدِكَ فُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ اَضْيَقَ
مِنْ خَلْفِهِ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوْلَاهُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
پہر لکہے یہہ آیتین اَوْ كَظُلُمَاتٍ لفظ نور تک وَمِنْ وَّرَائِهِمْ بَرْزَخٌ
اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهُ وَاللّٰهُ مِنْ
وَّرَائِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ پہر لکہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تَرُدَّ الْعَبْدَ اِلٰى مَوْلَاهُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اس کاغذ کو کسی چیز مین چہپا کر تاریک گہر مین بیچ دروازہ کے
رکہدے اور اگر چاہے تو کہ حاجت تیری اللہ تعالی روا کرے تو سورہ فاتحہ پڑہ اسطرح کہ میم رحیم
بسم اللہ کی ساتہہ لام الحمد کی وصل کر اور درمیان سنت اور فرض فجر کی پڑہ اور شروع روز
اتوار سے کر اوس روز ستر بار پڑہ اور دوسرے روز ساٹہہ بار اسیطرح ہر روز دس بار کم

کی جاوے تا کہ ہفتہ کی روز دہن بار پڑہی آئے اور اگر کوئی شخص گرفتار کسی بلا مین
ہو اور چاہیے کہ خواب مین راہ نکلنے کے اوس سے دیکہی پس وضو کرے
اور پاک کپڑے پہنے اور رو بقبلہ داہنین کروٹ لیٹی اور والشمس اور واللیل
اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑہے اور ایک روایت مین قل ہو اللہ کے
بدلی والتین ہے سات بار پہر کہے اَللّٰهُمَّ اَرِنِي فِي مَنَامِي كَذَا
وَكَذَا وَاجْعَلْ لِي مِنْ أَمْرِي فَرَجًا وَمَخْرَجًا وَأَرِنِي فِي مَنَامِي
مَا أَسْتَدِلُّ بِهِ إِجَابَةَ دَعْوَتِي پس اگر خواب مین دیکہے اسچیز کو نہ خوش
کرے اوسکو بہتر ہے وگرنہ اسی طرح دوسرے شب مین کری پس اگر
خواب مین دیکہے تو بہتر و گرنہ تیسری شب مین اسیطرح کری اسیطرح کرے سات
راتون تک یون مین کرے انشاء اللہ تعالے معلوم ہو جاویگا — عمل تپ
تجربہ کیا ہے اسکو ایک جماعت نے ہمارے یارون مین سے تپ زدہ
کے لیئے لکہہ کر اوسکے بازو مین باندہے بحکم خدای تعالی ہے جلد
اچہا ہو جاوے گا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بَرَاءَةٌ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ إِلَى أُمِّ مِلْدَمٍ الَّتِي تَأْكُلُ اللَّحْمَ وَتَشْرَبُ الدَّمَ وَ
تَهْشِمُ الْعَظْمَ أَمَّا بَعْدُ يَا أُمَّ مِلْدَمٍ إِنْ كُنْتِ مُؤْمِنَةً
فَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كُنْتِ يَهُودِيَّةً فَبِحَقِّ
مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ كُنْتِ نَصْرَانِيَّةً فَبِحَقِّ الْمَسِيْحِ عِيْسٰى
بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَنْ لَا أَكَلْتِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانَةٍ لَحْمًا
وَلَا شَرِبْتِ لَهُ دَمًا وَلَا هَشَمْتِ لَهُ عَظْمًا وَتَحَوَّلِي عَنْهُ إِلٰى

مِنَ اتَّخَذَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ
وَاِلَّا فَاَنْتِ بَرِيْئَةٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاللّٰهُ تَعَالٰى بَرِيْءٌ مِنْكِ
وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ
الْعَظِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اور
پڑہیے تپ لرزہ پر ہر روز بعد عصر کے سورۂ مجادلہ بھی تین بار اور واسطے
اوس شخص کے کہ اوسکے خنازیر ہون بقدر قد بیمار کے تسمہ بطور ڈوری کے
لیوے اور اکتالیس گرہین اوسمین لگاوے اور ہر گرہ مین یہہ دعا دم کرے
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَةِ اللّٰهِ وَقُوَّةِ اللّٰهِ وَعَظَمَةِ
اللّٰهِ وَبُرْهَانِ اللّٰهِ وَسُلْطَانِ اللّٰهِ وَكَنَفِ اللّٰهِ وَجِوَارِ اللّٰهِ وَاَمَانِ اللّٰهِ
وَحِرْزِ اللّٰهِ وَصُنْعِ اللّٰهِ وَكِبْرِيَاءِ اللّٰهِ وَنَظَرِ اللّٰهِ وَبَهَاءِ اللّٰهِ وَ
جَلَالِ اللّٰهِ وَكَمَالِ اللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ شَرِّ
مَا اَجِدُ اور جبکے بدن پر سرخ باد ہ ظاہر ہو یہہ دعا سات بار اوسپر
پڑھیے اور اشارہ ساتھ چہری کے کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِسْمِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ
الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ
وَسُلْطَانِهٖ اَيَّتُهَا الْحُمْرَةُ جَاءَتْكِ جُنُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ وَقَالَ سُلَيْمَانُ
اَيَّتُهَا الرِّيْحُ اَجِيْبِيْ دَاعِيَ اللّٰهِ وَمَنْ لَّمْ يُجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ فَمَا لَهٗ
مِنْ مَّلْجَاءٍ وَّمَا لَهٗ مِنْ ظَهِيْرٍ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِالثَّنَاءِ الطَّيِّبِ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُ
يَكْفِيْكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُّؤْذِيْكَ وَكُلِّ اٰفَةٍ تَعْتَرِيْكَ

عمل تپ لرزہ

عمل سرخ باد

لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وصلى الله تعالى
على خير خلقه محمد واله واصحابه اجمعين وسلم تسليما كثيرا
برحمتك يا ارحم الراحمين اور جو کوئی شکایت رکھتا ہو بینائی کی
طرفسے بعد ہر نماز فرض کے پڑہے فکشفنا عنك غطاءك فبصرك
اليوم حديد اور جسکو مرگی ہو تختی تانبی کی لیوے اور اتوار کے روز
اول روز مین بعد نکلنے افتاب کے کہودے ایک طرف اوسکے یا قهار
انت الذي لا يطاق انتقامه اور دوسری طرف تختے کے یا مذل
كل جبار عنيد بقهر عزيز سلطانه يا مذل تمام ہوئی اعمال قول جمیل
اور سند انکے مؤلف قول جمیل تک یعنی حضرت شاہ ولی الله محدث دہلوی
رحمه الله تک یون ہی کہ اجازت دی انکی اس عاجز محمد قطب الدین مؤلف
اس رسالہ کو جناب مولانا محمد اسحق صاحب زاد الله شرفا نے اور اونکو
اجازت دی اونکے نانا بزرگوار حضرت مولوی شاہ عبد العزیز قدس الله سره نے
اور اونکو اجازت دی اونکے والد ماجد حضرت شاہ ولی الله محدث
دہلوی نے اور یہہ عاجز محمد قطب الدین اجازت دیتا ہے ہر بہائی مسلمان کو
کہ جو چاہے اسسے منتفع ہو والله الميسر لكل المتعسر اب سنو ای
بہائیو ایک عمل ایسا ہے کہ سب رنج اور بیماریونکو مفید ہے اسپر عمل کرنا
چاہئیے منقول ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے
جو کوئی لازم کر لیوے استغفار کو کرتا ہے الله اوسکے لئے ہر فکر سے کشادگی
اور ہر تنگی سے نکلنا اور رزق دیتا ہے اوسکو ایسی جگہہ سے کہ نہیں گمان کرتا

انتہی پس معلوم ہوا کہ استغفار کو تاثیر ہے بیچ دفع فکر اور تنگی کے اس لیے کہ اتفاق ہے اہل ملل اور عقلائے ہر امت کا کہ معاصی اور فساد باعث ہوتے ہین فکر اور غم کی اور تنگی دل اور امراض دل کے پس نہین اور دوائی اسکی سوائے توبہ کے اور استغفار کے کذا فی مواہب اللدنیہ

باب الکراھة

یعنی بیچ مکروہ چیزون کے جاننا چاہیے کہ نزدیک امام محمد کے جو مکروہ تحریمی ہے وہ حرام ہے یعنی مانند حرام کے ہے عذاب ہونے بیچ ساتھ دو رہنے کے اور مکروہ تنزیہی طرف حلال کے قریب تر ہے اتفاقاً اور نزدیک امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ کے مکروہ تحریمی قریب تر ہے طرف حرام کے اور صحیح اور مختار یہی ہے اور مانند مکروہ تحریمی کی ہے بدعت اور شبہہ پس نسبت مکروہ تحریمی کے طرف حرام کے مانند بنسبت واجب کی ہے طرف فرض کے پس ثابت ہوتا ہے مکروہ تحریمی ساتھ اوس چیز کی کہ ثابت ہوتا ہے ساتھ اوسکے واجب یعنی ساتھ دلیل ظنیہ کے آیات و احادیث سے اور گنہگار ہوتا ہے اسکے ارتکاب سے جیسے کہ گنہگار ہوتا ہے ساتھ ترک کرنے واجب کے اور مثل واجب کے ہی گناہ مین ساتھ ترک کرنے کے سنت موکدہ اور زیلعی مین لکھا ہے کہ ترک سنت سے مستحق عذاب دوزخ کا نہین ہوتا بلکہ محروم ہوتا ہے شفاعت نبی مختار سے صلی اللہ علیہ وسلم پس ترک کرنا سنت کا قریب حرام کے ہے نہ حرام انتہی

فصل

پہلے بیچ بیان کھانے

مسئلہ اور پینے کے مسئلہ فرض ہے کہانا اور پینا اسقدر کہ دفع کری ہلاک
ہونے کو اور اگر حلال کہانا پینا بہم نہ پہنچی اور ایسے ہو گئے کہ مرا جاتا ہو
تو اس صورت مین حرام کہانا پینا بہی فرض ہوتا ہے اور مستحب ہے اسقدر کہ
بسبب اوسکے نماز کہڑے ہو کر پڑھ سکے اور سہل ہو اوسپر روزہ اور
منتقی مین ہے کہ فرض اسقدر ہے کہ دفع کرے ہلاکت کو اور بسبب اوسکے
نماز کہڑے ہو کر پڑھ سکے انتہی اور مباح ہے پیٹ بہر کر کہانا پینا واسطے
زیادتی قوت کے اور حرام ہے زیادہ اس سے اور زیادہ اس سے وہ ہے
کہ ظن غالب ہو کہانیوالے کو کہ یہہ معدہ میرا فاسد کریگا پس اسطرح کہانا پینا
حرام ہے مگر یہہ بایں ارادہ کہاوے اسقدر کہ قوت ہو کل کے روزہ رکہنے کی
یا تاکہ نہ حیا کرے مہمان اوسکا یا اور اسیکے مانند تو حرام نہین اور نہین جائز ہے
ریاضت ساتہہ کم کہانے کے یہان تک کہ ضعیف ہو جاوے ادای عبادت سے
اور جو کوئی نکہاوے مردار حالت مخمصہ مین یا روزہ رکہے اور نہ کہاوے
یہان تک کہ مرجاوے تو گنہگار ہوگا بخلاف اوس شخص کی کہ دوا نکہے
مسئلہ یہان تک کہ مرگیا یعنی اس صورت مین گنہگار نہین ہونیکا مسئلہ نہین مضائقہ
اقسام میوونکی کہانیکا اور ترک کرنا اوسکا افضل ہے اور طیار کرنا کئی طرح کے
مسئلہ کہانونکا اسراف ہے اور اسیطرح اسراف ہی رکہنا روٹیکا دسترخوان پر
مسئلہ زیادہ حاجت سے مسئلہ مکروہ ہے پوچہنا انگلیونکا یا چہریکا روٹی سے اور رکہنا
نمکدان کا روٹی پر مسئلہ سنت کہانے کی یہہ ہے کہ بسم اللہ کہکر کہانا شروع
کرے اور بعد کہا چکنے کے حمد کرے اللہ تعالی کی اور دہووے دونو ہاتہہ پہلی سی

کہانے سے کے اور بعد بہی اور کہانیکے پہلے جو ہاتہہ دہلا دیے تو اول جوانونکے
دہلا دیے اور بعد بڈہون سکے دہلا دے مسئلہ مکروہ ہے گوشت
گدہونکا سوائی گورخر کے اور پیشاب گدہون اور اونٹونکا اور دودہ
گدہی کا اور دودہ اور گوشت جلالہ کا کذا فی الدر اور زیلعی مین لکہا ہے
کہ نہ کہائی جاوے جلالہ اور نہ پیا جاوے دودہ اوسکا اسلیئے کہ
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے اوسکے کہانے سے اور پینے
دودہ اوسکے سے اور جلالہ اوس جانور کو کہتے ہین کہ عادت ہو اوسکی کہانے
مردار اور نجاست کی پس اگر وہ نری نجاست اور مردار ہی کہاتا ہے اور کچہہ
نہین کہاتا تو اوسکا گوشت متغیر یعنی بدبودار ہو جاتا ہے اگر اوسکو بند رکہتے ہے
ہین یہان تک کہ جاتی رہتی ہے بدبو اوسکی تو کہانا اوسکا حلال ہوتا ہے
اور اندازہ کی گئی ہے مدت اوسکی بند رکہنے کی اس طرح کہ ایک مہینا
اونٹ کے لئی اور بیس دن گائی کے لیئے اور دس دن بکری کے لیئے اور تین
دن مرغی کے لیئے یعنی اوہنے اتنے دنون بند رکہے کہ نجاست نہ کہانے
پاوے تو بدبو جاتی رہتی ہے اوسکے گوشت مین سے اور کہانا اوسکا حلال
ہو جاتا ہے اور اگر وہ نجاست خور ایسا ہو کہ نجاست اور مردار بہی کہاتا ہو
اور اور بہی کچہہ کہاتا ہو کہ بدبو نہو گوشت اوسکا تو نہین مضائقہ ہے اوسکے کہانیکا اور دودہ
پینیکا یعنی بغیر بند رکہنیکے چنانچہ اسی لیئے حلال ہے کہانا اوس بکری کے
بچہ کا کہ پرورش کیا گیا ساتہہ دودہ سور کے اس لیئے کہ گوشت اوسکا نہین
متغیر ہوتا اور جو کچہہ کہاتا ہے ہو جاتا ہے مستہلک نہین باقی رہتا اثر اوسکا

اور بنابر اسیکے کہا ہے علمانے کہ نہین مضائقہ ہے مرغی کے کہانیکا
اس لیئے کہ وہ سوائے نجاست کے اور بہی کچھہ کہا لیتی ہے اور روایت
کیا گیا ہے کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کہاتے تہے مرغی اور نہین
روایت کیا گیا ہے کہ اوسکو تین روز نہ بند کرتے تہے پس اسکا بند
کرنا بطریق تنزہ کے ہے نہ یہہ کہ شرط ہے انتہی اور فتویٰ اسپر ہے کہ
گوشت کہوڑیکا حرام نہین اور اوسکے دودہ پینے کا بہی کچھہ مضائقہ
نہین مسئلہ اگر پیا جاوے شراب وہ جانور کہ کہایا جاتا ہے
گوشت اوسکا پہر ذبح کیا جاوے اوسیوقت تو حلال ہے کہانا اوسکا
لیکن مکروہ ہے مسئلہ مکروہ ہے کہانا اور پینا اور تیل لگانا اور خوشبو
لگانے سونے اور چاندی کے برتن مین مرد اور عورت کے لیئے اور
اسیطرح مکروہ ہے کہانا سونے اور چاندی کے چمچہ سے اور سرمہ
لگانا سلائی اور سرمہ دانی سے اور اسیطرح آئینہ اور آرسی اور قلم اور
دوات اور اسکے مانند سونے چاندی کے استعمال کرنا اور مرد اور عورت سے
حرام ہے اور حرمت سونے چاندی کے باسن وغیرہ استعمال کرنیکی
کے اس حدیث سے سمجہی گئی کہ فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
جو کوئی پیتا ہے باسن سونے اور چاندی کے سے بلاتا ہے اپنے پیٹ مین
آگ دوزخکی اسمین حرمت پینے کی تو صریح ہے اور تیل وغیرہ کے
استعمال کرنیکو اسپر قیاس کیا اسلیئے کہ وہ بہی اسی کے
حکم مین ہے اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے کہ مکروہ ہے تیل لگانا

چاندیکے باسن ہین اور اسیطرح مکروہ ہے یہہ کہ تیل ڈالے اوسمین سے
ہتیلی پر پہر لگاوے سر کو یا ڈاڑہیکو انتہی مسئلہ مکروہ ہے کہانا پینا پینے
یا پتیل کے اور افضل مٹی کا باسن ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی بناوے اپنے گہر کے باسن مٹی کی زیارت کرتے ہین اوسکی
فرشتے اور نہین مکروہ ہے استعمال کو لیوئی شیشہ اور شیشہ اور
بلور و عقیق کے باسنونکا اور امام شافعی کے نزدیک انکا بہی استعمال
مکروہ ہے مسئلہ حلال ہے کہانا پینا باسن مفضض سے یعنی جسمین
میخین وغیرہ چاندی کی جڑی ہون کہ پگہلانے سے چاندی الگ
ہو جاوے اور حلال ہے سوار ہونا زین مفضض پر اور بیٹہنا کرسی
مفضض پر ولیکن بشرط اسکے کہ مونہہ لگانے کی جگہہ اور بیٹہنے کی جگہہ چاندی نہو
اور اسیطرح سے حلال ہے کرسی اور باسن مضبب یعنی جسپر سونے
اور چاندی کے پترے لگے ہون اور حلال ہے آئینہ کا حلقہ مفضض اور
مضبب بنانا جیسے کہ اگر سونے یا چاندیکی میخین وغیرہ جڑی ہون اوپر تہال
تلوار اور چہری کی یا اوپر قبضہ اونکے یا اوپر لگام یا رکاب کے اور نہ رکہے
ہاتہہ اپنا جگہہ سونے اور چاندیکے تو جائز ہے اور اسیطرح جائز ہے
لکہنا کپڑے پر ساتہہ سونے یا چاندی کے اور امام ابو یوسف کے نزدیک
یہہ سب مکروہ ہے اور اختلاف بیچ اوس سونے چاندی کے ہے
کہ جدا ہو جاوین پگہلانے سے جیسے مفضض مین ہوتا ہے پس
ملمع کہ نہین جدا ہوتا ہے اوسکا مضائقہ نہین بالاجماع مسئلہ اگر کسی نے

بہیجا نوکر یا غلام مجوسی کو گوشت لانے کے لیئے پس اوسنے خریدا گوشت
اور کہا کہ خریدا ہے مینے اوسکو کتابی سے یعنی یہودی یا نصرانی یا مسلمانسے
تو جائز ہے کہانا اوسکا اس لئے کہ قول کافر کا مقبول ہے معاملات مین نہ امور
دینیہ مین اور اگر وہ کہے کہ خریدا ہے مینے اسکو مجوسی سے تو حرام ہے کہانا
اوسکا مسئلہ قبول کیا جاوے قول مملوک کا اگرچہ عورت ہو اور قول
لڑکے کا بیچ تحفہ بہیجنے کے اور اذن کے برابر ہے کہ ہو اذن ساتہہ تجارت کے
یا داخل ہونے کے گہر مین مثلاً اور مقید کیا ہے اسکو سراج مین ساتہہ اسکے
کہ جب غالب ہو اوسکی رائے پر صدق اونکا پس اگر خریدا چہوٹی سے نے مانند صابون
اور اشنان کے نہین مضائقہ ہے ساتہہ بیچنے اوسکے کے اور اگر خریدا مانند
انگور اور حلوے کی نہین لائق بیچنا اس لیئے کہ ظاہر حال جہٹلاتا ہے اوسکو کہ
اکثر ایسے چیزون کی خرید فروخت کی لڑکونکو اجازت نہین ہوا کرتی بخلاف صابون
وغیرہ کے کہ انکی اجازت ہوتی ہے اور قبول کیا جاوے قول فاسق اور
کافر اور غلام کا معاملات مین بسبب بہت واقع ہونے معاملات کے
جیسے کہ اگر خبر دی کہ مین وکیل ہون فلانے کا اس چیز کے بیچنے مین تو جائز ہے
خریدنا اوسے اگر غالب ہے رائی پر صدق اوسکا اور شرط کی گئی ہے عدالت امور
دینیہ مین کہ جو درمیان بندے اور رب کے ہین مانند خبر دینے کے نجاست پانی
کے ہے پس تیمم کرے اور وضو نکرے اگر خبر دے ساتہہ نجاست کے
مسلمان عادل یعنی جو کہ باز رہتا ہو ان چیزونسے کہ اعتقاد رکہتا ہے اونکی
حرمت کا اگرچہ غلام ہو یا لونڈی ہو اور تحری کرے یعنی سوچے بیچ خبر دینے

فاسق اور مستور الحال کے ساتھہ نجاست پانیکے پہر عمل کرے ظن غالب پے
اور اگر بہا دیوے پانی پہر تیمم کرے بیچ اس صورت کے کہ غالب ہووے اسکی
رائے پر صدق اوسکا اور اگر وضوء کرے پہر تیمم کرے جبکہ غالب ہو
اوسکی رای پر کذب اور یہہ احوط ہے اور کافر جبکہ ظن غالب ہو صدق
اوسکیکا تو بہا دینا اوس پانی کا احب یعنی اولی ہے اور اگر تیمم کرے
پہلے بہا دینے پانی کے تو نہین جائز ہوگا تیمم اوسکا بخلاف خبر فاسق کی
اس لیئے کہ اسمین صلاح فی الجملہ ہوتی ہے بخلاف کافر کے کہ وہ بالکل
صلاح نہین رکہتا اور اگر خبر دیوے ایک عدل ساتھہ طہارت پانی کے اور دیوے
ایک عدل ساتھہ نجاست اوسکیکے تو حکم کیا جاویگا ساتھہ طہارت اوسکی
بخلاف ذبیحہ کے اور اعتبار کیا جاویگا غلبہ کا بیچ پاسنون پاک و نجس اور
جانور ذبح کئی ہوؤن اور مردار کے یعنی اگر معلوم ہو کہ ان پاسنو نمین
پاسن پاک بہی ہین اور نجس بہی یا ان جانورون مین ذبح کئے ہوئے بہی ہین
اور مردار بہی تو اعتبار اکثر کا ہوگا یعنی اگر پاک پاسن یا جانور ذبح کیئے
ہوئے زیادہ ہون مثلاً سو پاسنون مین ساٹھہ پاک ہین اور چالیس نجس یا
سو جانورو نمین ساٹھہ ذبح کی ہوئی ہین اور چالیس مردار تو تحری کرے یعنی
سوچ کر پاک کو جدا کرلے اور اگر ناپاک یا مردار زیادہ ہون یا برابر ہون تو
نہ تحری کرے مگر پیاسا ہو تو اس صورت مین بہی تحری کرے اور پی لیوے
اور کپڑو نمین مطلق تحری کرے یعنی خواہ پاک زیادہ ہون خواہ نجس زیادہ
ہون تحری کرکر پاک جدا کرلے مسئلہ کپڑا جبکہ ایسا نجس ہو کہ اوس سے

پہنے نہ درست ہو تو نہین جائز پہننا اوسکا غیر حالت نماز مین بہی مگر جبکہ
وے سوائے اوسکے اور کپڑا تو پہننا اوسکا جائز ہے یہہ مسئلہ نصاب
احتساب کے باب الاحتساب فی الثیاب مین ہے اور درمختار کے باب
شرائط الصلوۃ مین لکھا ہے کہ جائز ہے پہننا نجس کپڑے کا غیر نماز مین
مسئلہ اگر کوئی دعوت کیا جاوے اور پاوے وہان کوئی کھیل
یا یعنی راگ وغیرہ اور اوسکو پہلے سے معلوم نہ تہا ہونا اوسکا تو بیٹھہ
رہے اور کہاوے اگر کھیل وغیرہ اوس مکان مین ہو اور اگر دسترخوان
پر ہو تو نہین لائق ہے بیٹہنا بلکہ نکل آوے اعراض کر کر بموجب قول
اللہ تعالی کے فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ
اور مکان مین تہا لہو وغیرہ اور یہہ وہان بیٹہا پس اگر قادر ہو منع کرنے پر
منع کرے اور اگر نہ قادر ہو صبر کرے اگر نہو مقتدا اور اگر مقتدا ہو اور قادر
نہ ہو منع کرنے پر بہی نہین تو نکل آوے اور نہ بیٹہے اسلئے کہ اسمین عیب
ہے دین کو اور اگر مہمان کو پہلے سے معلوم ہو کہ وہان کھیل وغیرہ
ہو تو جاوے ہی نہین اصلا برابر ہے کہ ہو مقتدا یا غیر مقتدا اسلئے کہ
دعوت کا لازم ہوتا ہے بعد حاضر ہونے کے نہ پہلے اوسکے اور اس سے
معلوم ہوا کہ جتنی آلات لہو کے ہین یعنی باجے وغیرہ حرام ہین اور داخل
ہے آلات لہو والون پر بغیر اذن اونکے کے واسطے منع کرنے منکر
ابن مسعود سے کہ آواز باجے کی اور راگ کی اوگاتی ہے نفاق کو
مین جیسے اوگاتا ہے پانی گہانس کو اور بزازیہ مین لکھا ہے کہ سننا

باجونکی اوازکا حرام ہے بموجب فرمانے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کہ سنا باجونکا معصیت ہے اور بیٹھنا اوسپر فسق ہے اور لذت حاصل
ساتھہ اوسکے کفر ہے یعنی کفران نعمت ہے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے
اعضادئی ہین عبادت کے لئے پس غیر عبادت مین صرف کرنا اونکا
کفران نعمت ہے نہ شکر پس واجب ہے یہہ کہ پرہیز کرے اوسکے سننے

فصل دوسرے بیچ بیان لباس کے **مسئلہ** ایک لباس تو فرض ہے
وہ اسقدر ہے کہ ستر اوس سے چھپ جاوے اور دفع کرے سردی
اور گرمی کو اور اولی یہہ ہے کہ ہو سوت کا یا کتان کا اوسط کے درجہ مین
نہ بہت اچھا اور نہ بہت برا اور ایک لباس مستحب ہے وہ یہہ ہے کہ زائد
ہو لباس مذکور سے اور پہنے بہ نیت زینت اور اظہار نعمت الٰہی کی اور
ایک لباس مباح ہے وہ یہہ ہے کہ پہنے کپڑا اچھا واسطے زینت کے
اور ایک مکروہ ہے وہ یہہ ہے کہ پہنے واسطے تکبر کے اور مستحب ہے کہ ہو
لباس سفید یا سیاہ اور سنت لٹکانا دستار کے سرکا درمیان
دونو مونڈھون کے بقدر ایک بالشت کی اور بعضون نے کہا بقدر ایک ہاتھہ
کے اور بعضون نے کہا بیٹھنے کی جگہہ تک اور جب ارادہ کرے اونسر نو
دستار باندہنے کا تو کھولے اوسکو جیسے باندہا تہا یعنی ایک ایک پیچ **مسئلہ**
حرام ہے پہننا زیور حریر یعنی ریشمی کپڑیکا اگر حائل ہو
اوسمین اور اوسکے بدن مین اور کرتے کپڑا اوپر
مین ریشمی کپڑا پہنکا پہننا حرام ہے

یا پہننا حرام ہے امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک اور صاحبین کے نزدیک
ت ہے اور ریشمی کپڑا پہننا عورتوں کو نہیں حرام مرد کو حرام ہے مگر بقدر
نگشت کے مانند سنجاب کپڑے کے جائز ہے اور ظاہر مذہب نہ جمع کرنا
فرق کا ہے اگرچہ عمامہ میں ہو اور بعضوں نے کہا کہ اگر عمامہ میں دو جگہہ
رہ علم ہوں تو جمع کئی جاوین اور اسیطرح حلال ہے سنہری یا روپہلی کپڑا
ار چار انگشت کے مسئلہ نہیں مضائقہ اوس کپڑے کا کہ تانا اوسکا
یشم کا ہو اور بانا غیر ریشم کا ہو اور اگر تانا غیر ریشم کا ہو اور بانا ریشم کا تو
پہننا مگر لڑائی میں درست ہے بشرطیکہ صفت ہو کہ بسبب اوس کے دشمن کو ڈرا ہے
ی سکے اور اگر باریک ہو تو حرام ہے بالاجماع مسئلہ مکروہ ہے ازار بند ریشم کا
النا ازار میں اور اسیطرح مکروہ ہے ٹوپی حریری اگرچہ نیچے عمامہ کے
و مکروہ ہے تھیلی یا تلوار ریشمی لٹکانا اور اختلاف کیا ہے علمانے بیچ بیٹے
ریشمی زخم کے مسئلہ اچھا ہے فقہا کے بیٹے باندھنا دستار و ازار کا اور
پہننا کپڑوں فراخ کا اور نہیں مضائقہ ساتھ باندھنے سیاہ ریشمی کپڑے کے
آنکھوں پر بسبب عذر کے یعنی درد وغیرہ کے مسئلہ نہیں مضائقہ ساتھ
لگانے گھنڈیوں اور حلقے یعنی دستہ ریشمی یا سنہری یا روپہلی کے مسئلہ
حلال ہے ریشمی کپڑے کا تکیہ لگانا اور بچھانا اوسکا اور سونا اوسپر اور کہا صاحبین
اور شافعی اور مالک نے کہ یہہ حرام ہے اور یہی صحیح ہے جیسیکہ مواہب الرحمن
میں ہے اور بیٹھنا چاندی پر حرام ہے بالاجماع مسئلہ اگر بانی
اور غیر ریشم ملا ہو تو ظاہر یہہ ہے کہ اعتبار غالب کا ہے اور اگر برابر

روئی کی رنگیم بھرا ہو تو نہیں مضائقہ اوسکا مسئلہ مکروہ ہے پہنانا
اور زعفرانی اور سرخ اور زرد کا مردونکو نہ عورتونکو اور نہیں مضائقہ عورتونکو
پہننے کا مسئلہ نہین جائز مردونکو زیور پہنا سونے اور چاندیکا مگر انگوٹھی
مہر کی اور منطقہ اور زیور تلوار کا یعنی تہنال وغیرہ چاندیکی جائز ہین اگر نہ
کرے تزئین کا اور مجتبی مین لکہا ہے کہ نہین حلال استعمال کمربند کا کہ وسط
اوسکا حریر کا ہو اور بعضون نے کہا کہ حلال ہے جبکہ نہ پہنچے عرض اوسکا
چار انگشت کو اور اسمین یہہ ہی ہے کہ نہین مکروہ کمربند مین حلقہ لوہے
اور تانبے اور ہڈیکا مسئلہ نہ پہنے مہر مگر چاندیکی پس حرام ہے غیر چاندی
خواہ سونے کی ہو خواہ لوہے کی خواہ پیتل کی خواہ پتھر کی خواہ ہڈیکی خواہ
شیشہ کی خواہ اور چیز کی پس جب ثابت ہوئی کراہت ان چیزونکی
مہر پہنی سکے تو ثابت ہوئی کراہت انکی مہر بیچنے کی اور بنانے کے اسلیے
کہ اسمین اعانت ہے اس چیز پر کہ نہین جائز اور جو چیز کہ باعث ہو امر غیر
جائز اور اعتبار اسمین چاندی کے حلقہ کا ہے نہ نگینہ کا پس جائز ہے نگینہ پتھر
اور عقیق اور یاقوت وغیرہ کا اور حلال ہے میخ لگانی سونے کی بیچ سوراخ
نگینہ کے اور مہر اسطرح پہنی کہ نگینہ ہتیلی کیطرف رہے اور نقل کیا سید نے
نووی سے کہ اجماع ہے علماء کا اسپر کہ مہر پہنی دونو ہاتھونمین جائز ہے
لیکن اختلاف افضلیت مین ہے کہ بعضونکے نزدیک داہنین ہاتھ مین
پہننا افضل ہے اور بعضونکے نزدیک بائین ہاتھ مین اور کہدوا وے
اوسمین نام اپنا یا نام اللہ تعالی کا نہ تصویر جانور کی اور آدمی کی اور نہ

محمد رسول الله اور نہ زیادہ ہو مہر ایک مثقال سے یعنی ساڑھے چار ماشے
سے اور افضل ہے نہ پہننا مہر کا سوائے سلطان اور قاضی اور اس
شخص کی کہ اوسکو کام پڑتا ہے مہر سے مانند متولی وغیرہ کی مسئلہ
نہ باندہے دانت سونیکے تار سے بلکہ چاندی کے تار سے باندہے اور ناک
دونوں چیزونکے بنانے جائز ہے مسئلہ مکروہ ہے لڑکیکو سونا یا ریشمی
کپڑا پہنانا یا شراب پلانی اسلیئے کہ جو چیز پہننے اور کہانے پینے کی حرام ہے
وہ پہنانی اور کہلانی اور پلانی بہی حرام ہے مسئلہ نہین مکروہ ہے
رومال رکہنا اعضای وضوکے پوچہنے کے لئے یا پسینا پوچہنے کے
لئے اگر ہو واسطے حاجت کے اور اگر ہو واسطے تکبر کے تو مکروہ ہے
مسئلہ نہین مکروہ ڈورا باندہ لینا اونگلی پر یا انگوٹہے پر واسطے
یاد دلانے کسی چیز کے اور حاصل یہہ کہ جو چیز کرے واسطے تکبر کے تو
مکروہ ہے اور جو چیز کرے بنا بر حاجت کے تو وہ نہین مکروہ مسئلہ
مجتبی مین لکہا ہے کہ تعویذ مکروہ وہ ہے کہ ہو بغیر عبارت عربی کے کذا فی الدر
اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہے کہ اجماع ہے علماء کا اوپر جائز ہونے رقیہ یعنی
تعویذ کے وقت جمع ہونے تین شرطونکے ایک تو یہہ کہ ہو ساتہ کلام الٰہی کے
اور اسماء وصفات اوسکے کے اور دوسرے یہہ کہ ہو ساتہہ زبان عربی کے
اور تیسرے یہہ کہ اعتقاد یہہ ہو کہ تعویذ اثر نہین کرتا ہے بلکہ ساتہ تقدیر
الٰہی کے انتہی فصل تیسری بیچ نظر اور مانند اوسکے مسئلہ
دیکہے مرد بدن مرد کا اور لڑکے کا کہ نہ پہنچے حد شہوت کو اگرچہ امرد خوبصورت ہو

سوائے اوس چیز کے کہ بیچ ناف کے ہے گھٹنے کے نیچے تک پس کہتا ہے
ناف اور جائز ہے دیکھنا اپنی بیوی اور لونڈی کا کہ حلال ہے صحبت
کرنی اوس سے ساتھ شہوت اور غیر شہوت کے اور اولی نہ دیکھنا اوسکا ہے
اسلئے کہ باعث ہوتا ہے نسیانکا اور لونڈی میں جو یہ قید لگائی کہ حلال ہے
صحبت کرنی اوس سے اس سے نکل گئی لونڈی مجوسیہ اور مکاتبہ اور مشترکہ
اور منکوحہ غیر کی اور وہ کہ حرام ہو بسبب علاقہ دودہ کے یا مصاہرت کی
پس حکم اونکا مانند اجنبی لونڈی کی ہے اور دیکھے اپنی محرمہ کا سر اور منہہ اور
سینہ اور پنڈلی اور بازو اگر امن میں ہو اپنی شہوت سے اور اوسکی شہوت
والا نہ دیکھے اور نہ دیکھے طرف پیٹ اور پیٹھہ ان محرمہ کی اگرچہ امن ہو
شہوت سے اور نہیں مضائقہ اسکا کہ خلوت کرے اور سفر کرے ساتھ
محرمہ کے پس اگر احتیاج پڑے اسکے سوار کرنیکی اور اوتارنیکی
نہیں مضائقہ اسکا کہ چہوئے اوسکو کپڑے پر سے اور پکڑے پیٹ
پیٹھہ اوسکی نہ اوس چیز کو کہ نیچے ہے اون دونو کے بشرطیکہ امن ہو شہوت
پس اگر خوف ہو اپنی شہوت کا یا اوسکی شہوت کا اور اوتارنیکی یا
تو ان سب سے پرہیز کرے پھر اگر سوار ہو سکے وہ آپسے تو باز رہے مرد
بالکل اور اگر نہ سوار ہو سکے عورت تو تکلف کرے مرد ساتھ کپڑے
نہ پہنچے مرد کو حرارت عورت کے بدن کی اور اگر نہ پاوے کپڑا تو دفع کرے
شہوت کو اپنی دلسے بقدر امکان کے اور حکم غیر کی لونڈی کا اگرچہ مدبرہ
یا ام ولد ہو مانند محرمہ کے ہے اور عورت محرمہ اور لونڈی مذکورہ

اعضای مذکورہ کا دیکھنا درست ہے چھونا بھی اونکا درست ہے
اگر امن ہین ہو شہوت سے آپ بھی اسلیئے
کہ انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوسہ دیتے تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
کی سر کو اور فرمایا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی بوسہ لیے
اپنی ماں کے پاؤں کا پس گویا کہ بوسہ لیا جنت کی چوکھٹ کا اور اگر
امن نہو شہوت سے یا شک ہو شہوت کا تو نہین حلال اوسکو نظر کرنا اور چھونا
اونکا اور ستر عورت حرہ کا بہ نسبت مرد اجنبی کے سارا بدن ہے مگر چہرا اور دونو
ہاتھ اور دو قدم بموجب ایک روایت کے پس دیکھنا ان اعضا کا جائز
ہے اگر امن ہو شہوت سے اور اگر خوف ہو شہوت کا یا شک ہو تو نہین جائز
مگر گواہ کو وقت ادائے شہادت کے اور حاکم کو وقت حکم کے
اور نکاح کے ارادہ کرنیوالے کو اور اوسکو کہ ارادہ خرید نیکا رکھتا ہو
اور طبیب کو کہ بیان مفصل اسکا آگے آویگا دیکھنا ان اعضاء کا جائز
ہے اگرچہ امن نہو شہوت سے اور نہین جائز ہے چھونا انکا اگرچہ امن ہو شہوت سے
اگر ہو عورت جوان اور اگر بڈہیا ہو کہ خواہش اوسپر نہین آتی یا مرد
بڈہا ہو کہ امن رکھتا ہو اپنے پر اور اوسکے نفس پر شہوت سے تو جائز ہے
چھونا اعضاء کا اور جبکہ جائز ہوا چھونا اور دیکھنا بڈہیا کا جائز ہو سفر
کرنا ساتھ اوسکے اور خلوت کرے جبکہ امن ہو اپنی اوپر اور اوسپر اور
نہین تو نہین اور استاد نے لکھا ہے کہ خلوت کرنی ساتھ اجنبیہ کے
حرام ہے مگر واسطے ملازمت مدیونہ کی کہ بھاگ کر چلی جاوے کہ ڈھونڈنی

؎ یعنی جس عورت پر قرض آتا ہے اوسکے ساتھ لگی رہنی کیجے گئے ۱۲

باہو بڑہیا بد شکل یا ہو پر دیکہے ۞ مسئلہ خلوت ساتہہ محرم کے
مباح ہے مگر ساتہہ دودہ شریک بہن کے اور ساس جوان کے نہین
مباح مسئلہ شرنبلالیہ مین لکہا ہے کہ نہ کلام کرے اجنبیہ سے مگر
بڑہیا چہینکے یا سلام کرے تو جواب دے اوسکے چہینک کا اور سلام کا
اور اگر بڑہیا نہو تو نہ جواب دے مسئلہ اگر ارادہ کرے ایک عورت کے
خریدنے کا تو جائز ہے چہونا اوسکے اون اعضا کا کہ حلال ہے دیکہنا
اونکا اگرچہ خوف ہو شہوتکا مسئلہ جائز ہے دیکہنا اور چہونا ایسی
چہوٹے لڑکے کا کہ خواہش نہو اوسپر مسئلہ جائز ہے طبیب کو
دیکہنا طرف جگہہ مرض عورت کے واسطے ضرورت کے اور لائق
یہہ ہے طبیب کو کہ سکہا دے ایک عورت ایک عورت کو علاج کرنا عورت کا
اسلئے کہ نظر جنس کیطرف جنس کے خفیف تر ہے پس اگر نہ ہو سکے
تو چہپا دے تمام اعضاء اوسکے سوائے موضع مرض کے پہر دیکہے
بقدر ضرورت کے اور جلد پہیر لے نظر اسلئے کہ دیکہنا بقدر
ضرورت کے جائز ہے نہ بلا ضرورت اور ایسا ہے حکم دایہ کا اور حقنہ
کرنیوالیکا ہے اور اسیطرح جائز ہے مرد کو نظر کرنی طرف موضع حقنہ
مرد کی وقت حقنہ کرنیکے مسئلہ غلام عورت کا مانند اجنبی کے ہے
اوسکے حق مین بس دیکہے منہہ اور ہاتہہ اپنے مالک کے فقط لیکن ہان داخل
ہووے اوسکے پاس بغیر اذن اوسکے کے اجماعا اور نہ سفر کرے ساتہہ
مالکہ کے اجماعا اور نزدیک مالک اور شافعی کے غلام مانند محرم کی ہے

ف۱ یعنی محرم نہو عورتکی ساتہہ سفر مین اور اوسکا غلام ہے تو بہی نہین جائز ۱۲

مسئلہ ستر عورت کا بہ نسبت مسلمان عورت کے مانند ستر مرد کی ہے یعنی
مسلمان عورت کو بھی عورت کا بدن زیر ناف سے گھٹنے کے نیچے تک
دیکھنا درست نہیں اور عورت کافرہ مانند مرد اجنبی کی ہے صحیح تر
روایت میں پس نہ دیکھے طرف بدن مسلمہ کی یہہ درمختار میں ہے اور
فتاوی عالمگیری میں لکھا ہے کہ نہیں لائق عورت صالحہ کو یہہ کہ دیکھے
طرف اوس کے عورت فاجرہ اسلیئے کہ وہ بیان کریگی اوسکا آگے مردوں کے
پس نہ اتارے چادر اپنی آگے اوس کے اور اسیطرح دیکھے
عورت مانند دیکھنے مرد کی مرد کو اگر امن میں ہے شہوت سے پس اگر
امن میں نہو یعنی خوف رکھتی ہو شہوت کا یا شک رکھتی ہو تو
بالکل نہ دیکھے کہ حرام ہے دیکھنا مانند مرد کی **مسئلہ** بال لٹکی ہوئے
عورتکے ستر میں بموجب روایت صحیحہ کے **مسئلہ** جو عضو کہ نہیں جائز
دیکھنا اوسکا پہلے جدا ہونے کے بدن سے نہیں جائز ہے بعد جدا ہونے کے
بھی اگرچہ بعد موت کے ہو مانند موی زیر ناف کے اور عورت کے
سر کے بالونکے اور ہڈی پہنچی عورت آزاد مردہ کی اور پنڈلی اوسکے اور
کترنے ہوئی ناخون پاؤں اوسکے نہ ہاتھ اوسکے **مسئلہ**
نظر کرنی طرف چاہ عورت اجنبیہ کے ساتھ شہوت کے حرام ہے
مسئلہ بالوں میں بال آدمی کے ملانے یعنے دراز کرنے کے لئے حرام ہیں
اپنے بال ہوں یا غیر کے **مسئلہ** خصی اور ستر کٹا ہوا اور مخنث نظر
کرنے میں طرف عورت اجنبیہ کی مانند مرد صحیح الاعضا کی ہیں **مسئلہ**

جائز ہے عزل کرنا اپنی لونڈی سے بغیر اذن اوسکے اور بیوی کے ساتھ اذن
اوسکے اگر وہ آزاد ہو اور اگر کسیکی لونڈی ہو تو اوسکے مالک کے اذن سے
فصل چوتھی بیچ بیان کسب کے **مسئلہ** افضل کسب جہاد ہے پھر تجارت
پھر زراعت پھر حرفہ اور کسب کی کئی قسمیں ہیں فرض اور مستحب اور مباح
اور حرام کسب فرض تو اسقدر ہے کہ کفایت کرے اوسکے نفس کو اور
عیال اوسکیکو اور ادای دین کو اور مستحب یہ ہے کہ زیادہ ہو اس سے
تاکہ خبرگیری کرے مسکینونکی اور اقربا کی اور مباح وہ ہے کہ زیادہ ہو
واسطے تجمل کے اور حرام وہ ہے کہ کسب کر کر مال جمع کرے واسطے تفاخر
اور تکبر کے اگرچہ ہو وجہ حلال سے **مسئلہ** خرچ کرے مال اپنے نفس
اور اپنے عیال پر بغیر اسراف و تنگی کے **مسئلہ** جو شخص قادر ہو کسب پر
لازم ہے اوس کو کسب کرنا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو لازم ہے اوسکو
سوال کرنا پس اس صورت میں اگر ترک کرے سوال کو یہانتک کہ مر جاوے
گنہگار مریگا اور اگر عاجز ہو کسب سے تو فرض ہے اوس شخص پر کہ جانے
حلال اوسکا یہہ کہ کہلاوے اوسکو یا سفارش کرے اوسکے اوپر شخص سے
کہ کہلاوے اوسکو **مسئلہ** نہیں جائز قبول کرنا تحفہ کا امرائے ظالمین سے
مگر جبکہ جانے یہہ کہ اکثر مال اوسکا وجہ حلال سے ہے تو قبول کرے
فصل پانچوین بیچ بیان استبراء وغیرہ کے **مسئلہ** جو کوئی مالک ہووے
لونڈیکا ساتھ خریدنے کے یا ارث وغیرہ کے اگرچہ وہ لونڈی باکرہ ہو یا خریدی
جاوے غلام سے یا عورت سے یا اوس سے کہ حرام ہے اوسکو صحبت

کرنی اوس سے مثلاً اوسکے دودہ شریک بہائی سے خریدی ہو تو
یا لڑکے سے تو حرام ہے اوسکو صحبت کرنی اوس سے
اور وہ چیزین کہ باعث صحبت کے ہین مانند مساس وغیرہ کے یہان تک
کہ استبراء کرے اوس سے ساتہہ ایک حیض کے بیچ اوس عورت کے کہ
حیض آتا ہو اوسکو اور ساتہہ ایک مہینہ کے بیچ غیر حیض والیکے کہ وہ
چہوٹی لڑکی ہے اور اگر کسیکو منقطعۃ الحیض اور اگر حیض آجاوے مہینے مین
تو باطل ہوگا استبراء ساتہہ ایام کے اور اگر مرتفع ہوجاوے حیض
اوسکا بسبب اوسکے کہ ہوجاوے طہر اوسکا دراز اور ہووے حیض والی تو
استبراء کرے اوس سے ساتہہ دو مہینے اور پانچ دن کے نزدیک
محمد کے اور فتوی اسی پر دیا گیا ہے اور اگر لونڈی مستحاضہ ہو تو
نہ صحبت کرے اوس سے مہینے کے دس دن اول مین اور اگر
حاملہ ہو تو استبراء کرے اوس سے ساتہہ جننے کے اور باقی مسائل استبراء کے
یہان ذکر نہین کیئے اس لیئے کہ شرعی لونڈی کہ حاجت استبراء کی جسکے
لیئے پڑتی عدیم الوجود ہے مسئلہ مکروہ تحریمی ہے چومنا ہاتہہ یا منہہ
یا اور عضو کسی کا اور اسیطرح مکروہ ہے عورتونکو بوسہ لینا عورت کا
وقت ملاقات کے یا رخصت کے کذا فی القنیہ اور خانیہ مین ہے کہ یہہ مکروہ
جب ہے کہ ہو ساتہہ شہوت کے اور اگر ہو بطریق بر یعنی نیکی کے تو جایز ہے
سبکے نزدیک اور کتاب الاختیار مین ہے بعضے علما نے کہا ہے کہ نہین مضائقہ
جو منہ کا چومنا قصد کرے بڑکا اور امور ہین بہو شہوت کے مانند بوسہ یعنی منہہ

یعنی اور رخسارہ فقیہ کی اوپر منہ اسکی کی مسئلہ مکروہ ہے معانقہ کرنا ایک تہ بند میں اور اگر ہو معانقہ قمیص پر یا جبہ پر تو جائز ہے بلا کراہت یا جماع اور صحیح کہا ہے اسکو ہدایہ میں اور متون میں بہی ایسا ہی ہے مسئلہ جائز ہے مصافحہ اسلیئے کہ وہ سنت قدیمہ متواترہ ہے بموجب فرمانے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی مصافحہ کرے اپنے بہائی مسلمان سے اور ہلادے ہاتہہ اوسکا جہڑ جاتے ہیں گناہ اوسکے اور سنت مصافحہ میں یہہ ہے کہ دونو ہاتہہ سے کرے مسئلہ جائز ہے الیسمین دو شخصونکو ساتہہ لیٹنا اگرچہ ہو ہر ایک اونمیں سے ایک جانب میں بچہونے کے فرمایا انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بدن لگاوے مرد مرد سے ایک کپڑے میں اور نہ بدن لگاوے عورت عورت سے ایک کپڑے میں مسئلہ جب پہنچے لڑکا یا لڑکی دس برس کی عمر کو تو واجب ہے جدا سلانا اوسکو اوسکی بہائی سے اور بہن اور ماں اور باپ سے بموجب فرمانے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جدائی کرو درمیان اونکے خوابگاہو نمیں اوس حالمین کہ وہ دس برس کے ہوں مسئلہ لڑکا جب پہنچے حد شہوت کو تو مانند مرد جوان کی ہے مسئلہ کہا گیا ہے ختنہ کرنے بڑی عمر والیکو اگر ختنہ آپ کر سکے تو کرے ورنہ نہ کرواوے مگر یہہ ممکن ہو تو نکاح کرے یا خریدے لونڈی اور اوس سے ختنہ کروالے مسئلہ کتاب درر میں ہے کہ نہیں مضائقہ ہے ساتہہ چومنے ہاتہہ مرد عالم کے اور پرہیزگار کے بطریق تبرک کے اور نقل کیا مصنف نے جامع سے کہ نہیں مضائقہ

ناتهه چومنے ہاتهه حاکم دیندار اور بادشاہ عادل کے اور بعضون نے کہا ہیہ
سنت ہے کذا فی المجتبی اور بزازیہ مین ہے کہ چومنا عالم کے سر کا
چاہیے انتہی اور نہین رخصت ہے بیچ چومنے ہاتهه غیر عالم و عادل کے
ہو المختار اور محیط مین ہے کہ اسکے اسلام کی تعظیم اور اکرام ہے
جائز ہے اور واسطے حاصل ہونے دنیا کے مکروہ ہے **مسئلہ**
طلب کیا کسی نے ایک عالم یا زاہد سے یہہ کہ پہلا دے طرف اوسکی
قدم اپنے اور چومنے دے اوسکو قدم اپنے تو قبول کرے اوسکے
چومنے کو اور بعضون نے کہا کہ نہ اجازت دے اوسکی **مسئلہ**
یہہ جو کرتے ہین جاہل کہ چومتے ہین ہاتهه اپنا جسوقت کہ ملتے ہین کسیسے
پس یہہ مکروہ ہی ہے نہین اجازت ہے اسمین اور چومنا ہاتهه یار اپنے کا
وقت ملنے کے مکروہ ہے اجماعا اور اسیطرح جو جاہل زمین بوسی
کرتے ہین آگے امراء و علماء کے پس یہہ حرام ہے اور کرنیوالا اور
راضی ہونیوالا ساتهه اوسکے دونو گنہگار ہوتے ہین اسلئے کہ
یہہ مشابہ ہوتا ہے بت پرستی کے اور اگر کوئی کہے کہ آیا کافر ہوتا ہے
زمین بوسی سے اگر ہو بطور عبادت و تعظیم کے یا نہین ہوتا جواب
یہہ دے کہ ہان کافر ہوتا ہے اور اگر بطور تحیہ کے ہو تو کافر نہین ہوتا
گنہگار مرتکب کبیرہ کا ہوتا ہے **مسئلہ** کتاب ملتقط مین ہے
یہہ تواضع واسطے غیر اللہ کے حرام ہے **فائدہ** کہا گیا ہے بوسہ
چومنا پانچ طرح پر ہے بوسہ محبت کا واسطے لڑکے کے رخسارہ

اور بوسہ رحمت کا واسطے بابا کی سر پر اور بوسہ شفقت کا واسطے بہائی اپنی کے پیشانی پر اور بوسہ شہوت کا
واسطے بیوی اپنی کے یا لونڈی اپنی کے منہہ پر اور بوسہ تحیہ کا مومنین کے باہم
لیئے ہاتہہ پر اور زیادہ کیئے بعضون نے دو بوسہ امور دین مین بوسہ حجر اسود کا
اور بوسہ چوکہٹ کعبہ کا **مسئلہ** چومنا مصحف مجید کا بعضون نے
کہا بدعت ہے لیکن روایت کیا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ
وہ لیتے تہے مصحف ہر صبح اور چومتے تہے اوسکو اور کہتے تہے یہہ کہ عہد نامہ ہے
میرے رب عز و جل کا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ چومتے مصحف کو
اور ملتے اوسکو اپنے منہہ پر **مسئلہ** روٹی کے چومنے کو امام شافعی نے
لکہا ہے کہ وہ بدعت مباحہ ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حسنہ ہے
اور کہا علما نے کہ مکروہ ہے دوسرا بوسہ اور آیا ہے کہ نہ کاٹو روٹی کو
ساتہہ چہری کے اور اکرام کرو اوسکا اسلیئے کہ اللہ نے بزرگی دی ہے
اوسکو واللہ اعلم بالصواب **فصل** چہٹی بیچ بیان بیع وغیرہ کے
مسئلہ نہین مضائقہ ہے ساتہہ بیچنے اور نفع اوٹہانے سرگین
یعنی نجاست جانور کی اور امام شافعی کے نزدیک بیچنا اوسکا درست
نہین اور مکروہ ہے بیچنا آدمی کے خالص نجاست کا اور صحیح ہے
بیچنا اوسکا اس حالمین کہ اوسمین مٹی یا راکہہ ملی ہو اور ہو غالب اور اسیطرح
جائز ہے انتفاع ساتہہ نجاست مذکورہ مخلوطہ کے نہ خالص کے صاحب
ہدایہ نے ایسے کو صحیح کیا ہے اور ملتقی مین بہی ایسا ہی ہے اور زیلعی وغیرہ نے
کہا کہ خالص سے بہی نفع اوٹہانا درست ہے **مسئلہ** اگر کسی مسلمان کا

کافر پر قرض آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو جائز ہے لی لینا اوسکا
اور اگر مسلمان پر آتا ہو اور وہ شراب بیچ کر ادا کرے تو نہین جائز لینا
اوسکا اسلیے کہ بیع اوسکی باطل ہے مگر جبکہ وکیل کر دیوے وہ کافر کو
ساتھہ بیچنے اوسکے کے تو جائز ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک اور صاحبین کے
نزدیک نہین جائز علی ہذا القیاس اگر مرے مسلمان اور چھوڑ جاوے مول
شراب کا کہ بیچا ہو اوسکو مسلمان نے تو نہین حلال واسطے وارثون اوسکے کے
اور اسیطرح کوئی کسب حرام والا مر جاوے تو میراث اوسکی حرام
مطلق ہے وارثون پر **مسئلہ** جائز ہے سونا چڑہانا مصحف مجید پر
اسلیے کہ اسمین تعظیم اوسکی ہے جیسے کہ جائز ہے منقش کرنا مسجد کو
ساتھہ پانی سونے کے اور جائز ہے تعشیر مصحف مجید کی یعنی ہر دس آیت پر
لفظ تعشیر یا عشرہ کا لکہنا اور جائز ہے اعراب کرنا اسپر اسلیے کہ
آسان ہوتا ہے اس سے پڑہنا خصوصاً عجمیونکو پس مستحسن ہے اور علی ہذا
القیاس نہین مضائقہ ہے ساتھہ لکہنے نام سورتونکے اور شمار آیاتنکے
اور علامات وقف کے اور مانند انکی کی پس یہہ سب بدعت حسنہ ہے
اور نہین مضائقہ ہے ساتھہ رکہنے کاغذون احادیث کے اور مانند انکیکے
مصحف مجید مین اور تفسیر مین اور فقہ مین اور مکروہ ہے رکہنا اونکا
بیچ کتابون نجوم و ادب کے **مسئلہ** مکروہ تنزیہی ہے چھوٹا کرنا مصحف مجید کا
اور لکہنا اوسکو ساتھہ قلم باریک کے **مسئلہ** جائز نہین لپیٹنا کسی
چیز کو بیچ کاغذ فقہ کے اور مانند اسکے کے اور طب کے کتابون مین لپیٹنا جائز ہے

مسئلہ جائز ہے داخل ہونا ذمی کا مسجد مین مطلقا اور مکروہ رکہا
اسکو امام مالک نے مطلقا اور مکروہ وہ رکہا ہے امام محمد اور شافعی
اور احمد نے مسجد الحرام مین داخل ہونی کو **مسئلہ** جائز ہے عیادت کرنی
ذمی کی اور بیچ عیادت کرنے مجوسی کے دو قول ہین یعنی بعضون نے
کہا جائز ہے اور بعضون نے کہا نا جائز اور جائز ہے عیادت کرنی فاسق
کی بموجب روایت صحیح کے اسلئے کہ فاسق مسلمان ہے اور عیادت
مسلمین کی حقوق سے ہے **مسئلہ** جائز ہے خصی کرنا چارپایونکا
یہان تک کہ بلی کا بہی بشرطیکہ کچھ فائدہ ہو خصی کرنے مین والا حرام ہے
اور خصی کرنا آدمی کا حرام ہے اور بعضون نے کہا کہوڑیکا خصی کرنا
بہی حرام ہے اور مکروہ ہے خدمت لینی خصیونسے اسلئے
کہ اسمین رغبت دلانی ہوتی ہے لوگون کو خصی کرنے پر اور وہ حرام ہے
مسئلہ جائز ہے چہوڑنا گدہے کا کہوڑیے پر **مسئلہ** جائز ہے
حقنہ کرنا بیماری کے لیئے ساتہہ پاک چیز کے نہ ساتہہ نجس کے اور اسیطرح
نہین جائز ہے ہر دوا کرنی مگر ساتہہ پاک چیز کے اور نہایہ مین جائز کہا ہے
علاج کرنی کو ساتہہ حرام چیز کے جبکہ خبر دیوے اوسکو طبیب مسلمان کہ اسمین
شفا ہے اور نہ پاوے کوئی مباح چیز کہ قایم مقام ہو اوسکے کذا فی الدر
اور فتاوے عالمگیری مین ہے کہ اگر ایک مریض کو طبیب کہے ساتہہ پینے شراب کے
تو روایت کیا گیا ہے ایک جماعت علماء بلخ سے کہ وہ دیکہے اگر جانتا ہو یقینا
کہ مین اچہا ہو جاؤنگا تو حلال ہے پی لینا اوسکا اور نقل کیا فقیہ ابو اللیث نے

اسیطرح حرام ہے خوجہ کرنا اور مکروہ ہے خدمت لینی خوجہ سے اسلئے علت مذکورہ

اپنے استاد سے کہ نہین حلال ہے بنیا اوسکا اور نہین جائز ہے کہ دوا اگر
ساتھہ شراب کے کسی زخم کی یا پشت جانور کے اور نہین جائز ہے کہ
پلا دے شراب کسی ذمی کو یا لڑکے کو دوا کے لیئے اور وبال پلانے والے پر ہے
مسئلہ اگر لقمہ حلق مین اٹک گیا ہو اور پانی پایا نہین اوسکی اوتارنے
کے لیئے تو جائز ہے اوتارنا اوسکو ساتھہ شراب کے اور جائز نہین ہے
پینا شراب کا دفع پیاس کے لیئے اگر پانی نہ ملے مسئلہ جائز ہے
رزق قاضی کا بیت المال مین سے اگر بیت المال حلال ہو کہ
جمع کیا گیا ہو ساتھہ حق کے والا نہین جائز اور رزق سے یہہ مراد ہے
کہ اسقدر ہو کہ کفایت کرے اوسکو اور اوسکے اہل کو ہر زمانے مین
اگرچہ غنی ہو بحسب صحیحتر روایت کے اور جائز ہونا جب ہے کہ ہو بغیر
شرط کے اور اگر ہو ساتھہ اجرت کے تو حرام ہے اسلیئے کہ قضا نیکی
طاعت ہے پس نہین جائز ہے اجرت یعنی اوسپر مانند تمام طاعتوں کے
کذا فی الدرر والہدایۃ مسئلہ مقرر کرنا لونڈیکو اور ام ولد کو اور مکاتبہ کو
بغیر محرم کے ہمارے زمانہ مین نہین جائز بسبب غلبہ اہل فساد کے
اور فتوی اسپر دیا گیا ہے مسئلہ جائز ہے خریدنا اوسچیز کا کہ ضرور
ہو چھوٹے لڑکے کے لیئے اوسکے بھائیکو اور چچا کو اور ماں کو اور
ملتقط کو ایسا ملتقط کہ اوسکے پرورش مین ہے لڑکا و لایۃ نہین
جائز اور نہین جائز ہے ملتقط کو یہہ کہ اجرت کو دے یعنی نوکر رکھے اوسکو
یا مزدوری کو لگوا دے کسیکی ہان لڑکے کو اور ماں کو جائز ہے یہہ کہ اجرت پر

دیے اپنے بیٹے کو اگر ہو اوسکے پرورش مین اور چچا کو نہین جائز ہے
یہہ اور اگر اجرت کو دیے چھوٹا لڑکا اپنے نفس کو تو نہین جائز مگر جسوقت
کہ فارغ ہو کام سے تو واجب ہوگا مسمی یعنی اگر اجرت کو دیا نفس اپنے کو
اور جس کام کے لئے اجرت کو دیا تھا اوس سے فارغ ہوا تو جو اجرت ٹھہرائے تھی
وہ دینی ہوگی **مسئلہ** جائز ہے بیچنا شیرہ انگور کا اوسکے ہاتھ کہ جانتا
ہے کہ وہ بناویگا اوسکے شراب بشرطیکہ مول لینے والا کافر ہو اور مسلمان کے
ہاتھ بیچنا مکروہ ہے **مسئلہ** بیچنا امردوں کا اغلامی کے ہاتھ اور بیچنا ہتھیاروں کا
اہل فتنہ کے ہاتھ نہین درست **مسئلہ** جائز ہے بیڑی ڈالنی غلام کے
پاؤں مین واسطے بچنے کے اوسکے سرکشی سے اور بھاگنے سے اور مکروہ ہے طوق
ڈالنا اوس غلام کے گلے مین کہ اندیشہ ہو اوسکے بھاگ جانے کا **مسئلہ**
جائز ہے قبول کرنا تحفہ غلام تاجر کا اور قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور
عاریت لینا جانور اوسکے کا اور اگر وہ بھیجے کپڑا یا نقدین یعنی سونا یا
چاندی تو قبول کرنا اوسکا مکروہ ہے **مسئلہ** مکروہ ہے قرض دینا
بقال وغیرہ کو درہم یا گیہون باین شرط کہ لیا کرونگا اوس مین سے متفرق
جب چاہونگا اور اگر نہ شرط کیا حالت عقد مین لیکن جانتا ہے کہ دیتا ہون
اسلیئے تو بھی مکروہ ہے اسلیئے کہ یہہ قرض ہے کہ حاصل کیا نفع کو اور وہ
باقی رہنا مال اوسکے کا ہے پس اگر امانت رکھے اونکو تو نہین مکروہ اسلیئے
کہ اگر وہ ہلاک ہو جاوین تو تاوان نہین دینا آتا اونکا اور اسیطرح اگر
شرط کرے پہلے قرض دینے کے پھر قرض دے اوسکو تو نہین مکروہ بالاتفاق

مسئلہ مکروہ تحریمی ہے کھیلنا ساتھ نرد کے اور شطرنج کے بموجب
فرمانے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ جو کوئی کھیلے ساتھ شطرنج
کے یا نردشیر کے پس گویا کہ ڈبویا ہاتھ اپنا لہو مین سور کے کذا فی الہدایہ
اور جامع صغیر مین حدیث نقل کی گئی ہے کہ ملعون ہے وہ شخص کہ
کھیلے ساتھ شطرنج کے اور دیکھنے والا طرف شطرنج کے مانند کھانیوالے
گوشت سور کی ہے اور بعضے کتابونمین جو امام شافعی سے جائز ہونا
شطرنج کا ساتھ کئی ایک شرطون کے نقل کیا گیا ہے تو نصاب
الاحتساب مین امام غزالی رح سے نقل کیا ہے کہ کہا اونہون نے
کہ امام شافعی کے نزدیک بھی یہہ مکروہ ہے پس معلوم ہوا کہ قول جواز کا
امام شافعی سے اول ہوگا پھر رجوع کے اونہون نے اس سے انتہی
اور مکروہ ہین سب کھیل مسئلہ درود پہنچی بالاستقلال کسی پر سوای
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ مکروہ ہے یہہ کہنا دعا مین کہ بمعقد العز من
عرشک اور بمقعد العز من عرشک اور مکروہ ہے یہہ کہنا اسئلک بحق انبیائک و اولیائک
وبحق البیت اس لیئے کہ حق خلق کا خالق پر نہین ہے مسئلہ اگر کوئی اور
کہے کسیکو کہ کر تو یہہ کام بحق اللہ کے یا اللہ کی قسم ہے تجکو تو نہین لازم
ہوتا اوسپر کرنا اوسکام کا لیکن اولی ہے کرنا اوسکا مسئلہ مکروہ ہے
بلند آواز سے کرنا ذکر اور دعا کا مسئلہ مکروہ ہے احتکار آدمیون
اور جانورونکی قوت کا اوس شہر مین کہ ضرر کرے احتکار روکنا بیچنے
والونکو پس اگر ضرر نکرے تو نہین مکروہ اور مانند اسیکی ہے تلقی جلب اور

تلقی جلب اوسکو کہتے ہین کہ ایک قافلہ غلہ لایا ہنوز وہ شہر مین نہین پہنچی
کہ شہر مین سے کوئی اوس سے جا ملا اور غلہ خرید لیا پس یہہ تلقی
جلب بہی اگر شہر والونکو مضر ہو تو مکروہ ہے اور نہین تو نہین اور یہہ
حکم اوسکا ہے کہ شہر کے لینے قافلہ والون سے بہاو چہپایا نہین اور
اگر چہپایا تو دونو صورتونمین مکروہ ہے یعنی خواہ ضرر کرے شہر والونکو
یا نہ ضرر کرے پہر مدت اگر کم ہو تو نہین ہوتا احتکار واسطے نہونے ضرر کے
اور اگر دراز ہو مدت تو ہوتا ہے احتکار مکروہ واسطے ثابت ہونے ضرر کے
پہر بعضون نے تو کہا کہ مدت دراز اندازہ کی گئی ہے ساتہہ چالیس دن کے
بموجب فرمانے انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ جو احتکار طعام
کرے چالیس رات تو بیزار ہوتا ہے اللہ سے اور اللہ تعالی بیزار ہوتا ہے
اوس سے اور بعضون نے اندازہ کیا ہے مدت دراز کو ساتہہ ایک
مہینے کے اور بعضونے کہا کہ مدت مذکورہ واسطے عذاب دینے کے
دنیا مین یعنی حاکم کو سزا دینی جب پہنچتی ہے کہ مدت دراز ہو اور نہین تو
نہین اور گنہگار مدت قلیل مین بہی ہوتا ہے اور واجب ہے یہہ کہ حکم کرے
قاضی احتکار کرنیوالے کو ساتہہ بیچنے اوسچیز کے کہ زائد ہو قوت اوسکی سے
اور قوت اہل اوسکی سے پس اگر نہ بیچی بلکہ مخالفت کرے حکم قاضی کے
تو تعزیر دے اوسکو قاضی جسطرح مناسب جانے اور بیچ ڈالے غلہ
اوسکا اور سراج مین ہے کہ اگر خوف کرے امام شہر والون کی ہلاکت کا
تو لے غلہ احتکار کرنیوالونسے اور بانٹ دے شہر والون پر پہر جب اونکو

فراخی ہو تو دیوین وہ مثل اوسکی اور نہیں ہوتا ہے احتکار ساتھہ بند رکہنے غلہ زمین اپنی کے بلاخلاف اور نہ احتکار ہوتا ہے بیچ اوس غلہ کے کہ لادے اوسکو اور شہر سے اور ابو یوسف کے نزدیک یہہ مکروہ ہے اور امام محمد کے نزدیک اگر ایسے شہر سے لایا کہ وہانسے اسکے شہر مین غلہ لایا جاتا تہا عادۃً تو مکروہ ہے اور یہی مختار ہے **مسئلہ** نہ نرخ مقرر کرے حاکم مگر جبکہ تعدی کرین غلے والے قیمت مین تعدی فاحش تو نرخ مقرر کرے حاکم ساتہہ مشورت دانشمندونکے اور کتاب اختیار مین لکہا ہے کہ پہر جب بہاو مقرر کرے حاکم اور خوف کرے بیچنے والا مارنے حاکم کا درصورت کم بیچنے کے تو نہیں حلال ہے وہ جو لیا مشتری نے اور جبکہ اوسکا یہہ ہے کہ کہی بیچنے والیکو کہ بیچ میرے ہاتھہ جسقدر چاہے تو

مسئلہ مکروہ بٹہار رکہنا کبوترونکا چہتری پر یا بلند جگہہ پر اگر ضرر کرے لوگون کو بسبب نظر کرنے کے یا چلانے کے یعنی اونچی پر کبوتر بٹہار رکہنے مین اور لوگونکو ایذا ہوتی ہے بسبب اسکے کہ اوسکے پکڑنے کے لیئے جو چڑہتا ہے تو نظر پڑتی ہے لوگون کے زنانی پر یا بسبب اسکے کہ چلاتا ہے اوسکے بلانے مین پس یہہ مکروہ ہے اگر اوڑادے کبوتر چہت پر اسطرح کہ نظر پڑے ستر مسلمانونکے اور توڑین شیشہ لوگونکے بسبب پتہر مارنے کے اون کبوترونکو تو تعزیر دیا جاوے اوڑانے والا اور بہت منع کیا جاوے پہر اگر نہ باز رہے وہ منع کرنے سے تو ذبح کر ڈالے اون کبوترونکو محتسب کذا فی الدر اور درہبانیہ مین لکہا ہے کہ واجب ہے تعزیر اور ذبح کرنا

اور کبوتر و نکا اور پالنا کبوتر و نکا دل بہلانیکے لیئے مباح ہے
مسئلہ ایک شخص نے خریدین چڑیان یا مانند انکے اور چھوڑدیا انکو
جائز ہے اگر کہا وقت چھوڑنے انکیکے یا مطلق کہ جو کوئی پکڑلی انکو پس
یہہ اوسیکی ہین پس اس صورتمین کوئی پکڑلیگا تو اوسکی ملک مین
آجاوینگے اور چھوڑنیوالیکی ملک سے نکل جاوینگی اور جبتک کوئی
پکڑیگا نہین تو چھوڑنیوالی کی ملک مین سے نہین نکلینگی پس اگر وہ پہر
پکڑیگا پہلے کسی اوسکے پکڑنے کے تو باقی رہینگی اسکی ملک مین اور
کسیکو اوس سے لینا نہین پہنچیگا اور نزدیک چھوڑدینے سے اسکے
ملک سے نہین نکلتین اور بعضون نے کہا نہین جائز ہے چھوڑنا انکا
برابر ہے کہ کلام مذکور کہکر چھوڑے یا یونہین چھوڑدے اسلیئے کہ
ضایع کرنا مال کا ہے اگر کلام مذکور نہ کہا تو ظاہر ہے ضایع ہونا انکا اور
اگر کہا تو بہی اکثر قادر نہین ہوتا کوئی اونکی پکڑنے پر پس فوت ہوتا ہے
انتفاع اوسکا اور انتفاع غیر کا ساتھہ انکے پس ضایع ہوتا ہے مال **مسئلہ**
مختارات مین لکہا ہے کہ ایک شخص نے چھوڑدیا اپنے جانور کو یہہ کہکر
کہ یہہ اوسیکے لیئے ہے کہ لیوے اوسکو اور کسی نے پکڑلیا اوسکو
تو نہ لیوے اوسکو اوس سے کہ پکڑا اوسکو **مسئلہ** بلی جبکہ ایذا دیتی ہو
تو نہ مارے اوسکو اور نہ کان مروڑے اوسکا بلکہ ذبح کرڈالے اوسکو ساتھہ
چہری تیز کے **مسئلہ** مارڈالنے چیونٹی کے مین کلام کیا ہے علمانے مختار
یہہ ہے کہ جب ابتدا کرے وہ ساتھہ ایذا کے تو نہین مضایقہ مارڈالنے

اوسکیکا اور اگر نہ ابتدا کرے تو مکروہ ہے اور اتفاق ہے علما کا اوپر اسکے
مکروہ ہے ڈال دینا جھوٹی کا پانی مین یہہ دونو مسئلے فتاوی عالمگیری
کے کتاب الکراہیۃ مین ہین مسئلہ جائز ہے سوار ہونا اور بوجھ لادنا
بیل پہ اور ہل چلانا گدہے سے بغیر مشقت اور مارنے کے اسواسطے
کہ ظلم کرنا جانور پر اشد ہے ظلم کرنے سے ذمی پر اور ظلم کرنا ذمی پر
اشد ہے ظلم کرنے سے مسلمان پر مسئلہ نہین مضائقہ ہے
ساتھ مسابقت کے تیراندازی مین اور بیچ دوڑانے گھوڑون
اور خچرون اور گدہونکے اور اونٹونکے اور پیادہ پا دوڑنے کے اسلیئے
کہ مسابقت ان چیزونمین اسباب جہاد سے ہے پس ہوگا مستحب
پھر حلال ہے مال لینا اسمین اگر شرط کیا جاوے مال ایک جانب سے
اور حرام ہے اگر شرط کیا جاوے مال دونون جانب سے اسلیئے کہ یہہ
ہوتا ہے جوا مگر جبکہ ہو درمیان اون دونونکے محلل یعنے تیسرا شخص حلال
کرنیوالا ہوا اس شرط کو اور اوسکا گھوڑا ہم مثل ہووے دونونکے گھوڑے کہ احتمال
کہ اوسکے بڑہ جانیکا ہو اون دونون پر ورنہ الا نہین جائز ہوگا یہ جبکہ
بڑہ جاوے وہ تیسرا اون دونونسے تو لیوے مال اون دونونسے اور
اگر وہ دونون بڑہ جاوین اوس سے تو نہ دیوے وہ اون دونونکو اور
اون دونونمین سے جو آگے بڑہ جاوے لیوے دوسرے سے اور ایسا ہی
حکم اون دونو شخصونکا ہے کہ اختلاف کرین ایک مسئلہ مین اور
ارادہ کرین جانیکا ایک عالم کے پاس پس اگر مقرر کیا جاوے مال

واسطے اوس شخص کے کہ صواب پر ہو درست ہے اور اگر مقرر کیا جاوے
مال ہر ایک کے لئے دوسرے پر تو نہیں درست اور کشتی لڑنی
الیمین بدعت نہیں مگر جبکہ لہو ولعب کیلیئے ہو تو مکروہ ہے اور
مسابقت بغیر کچھ مال مقرر کرنے کے جائز ہے ہر چیز مین **مسئلہ**
مستحب ہے کترنا ناخونوں کا دن جمعہ کے مگر جبکہ جمعہ تک تاخیر ناخنوں ہو
تو مکروہ ہے اسلیئے کہ جسکے ہوتے ہین ناخون دراز ہوتا ہے رزق
اوسکا تنگ اور حدیث مین آیا ہے کہ جسنے کترواے ناخون اپنے دن
جمعہ کے بچاتا ہے اوسکو اللہ تعالی بلاؤن سے دوسرے جمعہ تک اور تین
دن زیادہ اور منقول ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے
کترے ناخون اپنی مخالف نہین دکھتی ہے آنکھ اوسکی کبھی اور یہی
مخالف کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس بیت مین مذکور ہین **شعر**
قَلِّمْ اَظْفَارَکُمْ بِالسُّنَّۃِ وَالْاَدَبْ ٭ یَمِیْنُهَا خَوابِسْ یَسَارُهَا اَوْخَسِبْ ٭
یعنی کترنا ناخونکا سنت و مستحب یون ہے کہ داہنے ہاتھ کے یون کترے
اول چھنگلیا کا پھر بیچکی انگلی کا پھر انگوٹھی کا پھر چھنگلیا کے پاس کی
اونگلیکا پھر شہادت کی انگلی اور بائین کی یون کترے اول انگوٹھیکا
پھر بیچکی اونگلیکا پھر چھنگلیا کا پھر شہادت کی اونگلیکا پھر چھنگلیا پاسکی
اونگلیکا اور منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ناخون کترولے شروع
کرتے تھے داہنین ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے اور پہنچتے اس ہاتھ کی

چہنگلیا تک بہ بائین ہاتہہ کے چہنگلیا سے شروع کرکر ہاتہہ کہ انگوٹہے
تک پہنچتی اور ختم کرے اوپر انگوٹہے داہنین ہاتہہ کے اور ذکر کیا امام
غزالی نے کہ نہین ثابت ہوئی ہے نقل بیچ ناخون کترنے پاؤن کے
لیکن ہان اولی ہے کترنا انکا مانند خلال کرنے انگلیون پاؤن کے
انتہی کہتا ہون مین کہ مواہب لدنیہ مین ہے کہ لکہا حافظ ابن
حجر نے کہ ناخن لینی مستحب ہین جسطرح کہ احتیاج پڑے طرف اوسکی
اور نہین ثابت ہوا ہے بیچ کیفیت اسکیکے کچہہ اور نہ بیچ تعین دنکے
واسطے اوسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسمین کچہہ شعر حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی طرف جو نسبت کرتے ہین وہ باطل ہے یعنے
وہ شعر اونسی صحت کو نہین پہنچے اور مستحب ہے کترنا ناخون اور مونڈنا
زیرناف کے بالونکا اور ستہرا کرنا اپنے بدنکا ساتہہ نہانے کے ہر ہفتہ
مین ایکبار اور افضل ہے کرنا انکا دن جمعہ کے اور جائز ہے پندرہ دنمین
اور مکروہ ہے ترک کرنا انکا زیادہ چالیس روز سے کذا فی الدر اور
عالمگیریہ مین لکہا ہے کہ افضل یہہ ہے کہ کترے ناخون لبین اور بین
بیت کرے اور مونڈے بال زیرناف کے اور ستہرا کرے اپنے بدنکو ساتہہ
نہانیکے ہر ہفتہ مین ایکبار پس یہہ تو افضل ہے اور پندرہ دن انکے لیئے
وسط ہین اور چالیس دن ابعد اور نہین عذر ہے چالیس دن سے زیادہ مین
اور مستحق وعید کا ہوتا ہے انتہی اور مونڈنا لبونکا بدعت ہے اور بعضون نے
کہا سنت اور فتاوے عالمگیریہ مین لکہا ہے کہ اوکہیڑنا سفید بالونکا

یعنی داہنے ہاتہہ کی انگلیون مین
چہنگلیا سے شروع کرے
اور بائین ہاتہہ مین
انگوٹہے پر ختم کرے
یعنی مصنف کہتا ہے ۱۲

کے لیئے مکروہ ہے انتہی اور سنت یہہ ہے کہ ڈاڑہی ایک مٹھی بہر ہو
اور اگر عورت کاٹے بال سر اپنے کے تو گنہگار ہوتا ہے اور لعنت کیجاتی
ہے اوپر حرام ہے مونڈنا ڈاڑہی کا اور سر مونڈنا ہر جمعہ مین مستحب ہے
اور بعضون نے کہا جائز ہے اور باقی تفصیل انکی بیان ہوگی قریب مین
مسئلہ ایک شخص نے سیکہا علم نماز کا یا مانند اسکے تاکہ سکہلاوے
لوگونکو اور ایک شخص نے سیکہا تاکہ عمل کرے اس پر ان دونون مین سے
پہلا شخص افضل ہے اسلیئے کہ فیض اسکا متعدی ہے اور روایت
کیا گیا ہے کہ مذاکرہ علم ایکساعت رات مین بہتر ہے شب بیداری سے
مسئلہ جائز ہے آدمی کو نکلنا واسطے طلب کرنے علم شرعی کے بغیر
اذن والدین کے اگر داڑہی نکلی ہو اسکی مسئلہ اگر ایک شخص
روزہ نماز کرتا ہے اور لوگونکو ضرر پہنچاتا ہے ساتہہ ہاتہہ اور زبان اپنے کے
پس ذکر کرنا اوسکا ساتہہ عیب کے اوسمین نہین ہے غیبت یہان تک
کہ اگر خبر دیوے حاکم کو اوسکے تاکہ باز رکہی اوسکو نہین گناہ اوسپر
اور کہا علماء نے اگر جانتا ہے یہہ کہ باپ اوسکا قادر ہے اوپر منع کرنے
اوسکیے تو آگاہ کردے اوسکو ساتہہ عیب بیٹے اوسکے اگرچہ ساتہہ
لکہہ بہیجنے کے ہو اور اگر باپ نہین قادر ہے منع کرنے پر تو نہ آگاہ کرے
تاکہ نہ عداوت ہووے آپسمین اور اگر ذکر کرے برائیان اپنے بہائی مسلمان کی
بطریق فکر اور مشورہ کے تو نہین ہوتی ہے غیبت غیبت یہہ ہے کہ
ذکر کرے عیب کو بارادہ برا کہنے کے اور اگر غیبت کرے بستی والونکی

تو نہیں ہوتی ہے یہہ غیبت اس لیے کہ نہیں ارادہ کرتا ہے کل کی بلکہ بعض
کی اور وہ مجہول ہیں پس مباح ہے غیبت مجہول کی اور علی الاعلان
گناہ کرنیوالیکی اور بسبب مسئلہ ظاہر ہے کے اور بسبب بد اعتقادیکی
اور بسبب ڈرانیکے اوس سے اور واسطے شکوہ کرنے ظلم اوسکیکے
آگے حاکم کے اور جیسیکہ ہوتی ہے غیبت زبان سے صریحا ویسے ہی
ہوتی ہے ساتھ فعل کے اور کنایہ کے اور لکھنے کے اور حرکت کے
اور اشارہ کے اور چشمک کے اور اشارات کے ساتھ ہاتھ کے
اور جو چیز کہ سمجھا جاوے اوس سے مقصود پس وہ داخل ہے غیبت
میں اور وہ حرام ہے اور اسی قبیل سے ہے جو کہ کہا عائشہ رضی
اللہ عنہا نے کہ داخل ہوئی ہمپر ایک عورت پس جبکہ پیٹھ پھیری اوسنے
اشارہ کیا میں نے ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی اوسکے ٹھگنے ہونیکا پس فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غیبت کی تو نے اوسکی اور اسی قبیل سے
ہے نقل کرنی جیسا کہ لنگڑا کر چلے یا جیسے کہ وہ چلتا ہے پس یہہ غیبت ہے
بلکہ بدتر ہے زبانی غیبت سے اور اگر کہی جو لوگ گذرے ہمپر آج جو آیا
اونکو کہ دیکھا ہمنے آج اور نہیں ایک شخص ایسا تھا تو یہہ غیبت ہوئی
جبکہ سمجھے مخاطب شخص معین کو اور جبکہ نہ سمجھے مخاطب شخص معین کو
جائز ہے اور شرح شرعہ میں ہے کہ غیبت یہہ ہے کہ اپنے بھائی کا
ذکر ہے غائبانہ اسطرح کہ اگر وہ سنے تو ناگوار ہو اوسکو روایت ہے
ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو تم

کہ غیبت کیا ہے کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے
فرمایا ذکر کرنا تیرا اپنے بھائی کو ساتھ اوس چیز کے کہ مکروہ جانے وہ عرض
کیا صحابہ نے کہ خبر دیجئے اسکے کہ اگر ہو میرے بھائی میں وہ چیز کہ کہوں میں
یعنی تو بھی غیبت ہے فرمایا اگر ہو اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہے تو پس تحقیق
غیبت کی تو نے اوسکی اور اگر نہیں ہے اوسمیں وہ چیز کہ کہتا ہے
تو تحقیق بہتان کیا تو نے اوسپر انتہی اور اگر نہ پہنچی غیبت اوس
شخص تک کہ جسکی غیبت کی ہے تو کفایت کرتا ہے غیبت کرنے والیکو
نادم ہونا اور اگر غیبت اوس تک پہنچ گئی تو شرط کیا گیا ہے بیان کرنا
تمام اوس چیز کا کہ غیبت کی ہے اوسکی **مسئلہ** تعریف کرنی آدمی کی
تین طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ تعریف کرے اوسکی مونہہ پر یہہ قسم تو
وہ ہے کہ نہی کی گئی ہے اس سے اور دوسرے یہہ ہے کہ تعریف کرے
اوسکی غائبانہ لیکن جانتا ہے کہ خبر اسکی اوسکو پہونچے گی یہہ بھی نہی
کی گئی ہے اور تیسرے یہہ کہ تعریف کرے اوسکی غائبانہ احتیاط میں
کہ نہ پروا ہو اوسکے پہنچنے نہ پہنچنے کی اور تعریف کرے اوسکی ساتھ اوس چیز کی
کہ اوسمیں ہے پس اس تعریف کا مضائقہ نہیں کذا فی العالمگیریہ **مسئلہ**
صلہ رحم واجب ہے اگرچہ ہو ساتھ سلام کے اور دعا کرنے کے اور تحفہ
بھیجنے کے اور مدد کرنے اور مل بیٹھنے کے اور ہم کلام ہونے کے اور لطف
واحسان کرنیکے اور ملاقات کرے اقربا سے کبھی کبھی تاکہ زیادہ ہو محبت
یعنی ملاقات کرے اونسے ہر ہفتہ میں یا ہر مہینے میں اور نہ رد کرے حاجت اونکی

اسلیئے کہ رد کرنا اونکی حاجت کا قطع رحم سے ہے حدیث شریف
مین آیا ہے کہ اللہ تعالی ملاپ رکھتا ہے اوس سے یعنی عنایت و مہربانی
رکھتا ہے اوسپر کہ ملاپ رکھتا ہے اپنے ناتے دارونسے اور انقطاع
کرتا ہے اوسے کہ انقطاع کرتا ہے ناتے دارونسے اور روایت مین
آیا ہے سلوک کرنا ناتے دارونسے زیادہ کرتا ہے عمر کو مسئلہ
سلام کرے مسلمان ذمی کو اگر اوسکو کچھہ حاجت ہو طرف اوسکی
والا مکروہ ہے جیسیکہ مکروہ ہے مسلمانکو مصافحہ کرنا ذمی سے اور بخاری کے
شرح مین کہ عینی کی ہے لکھا ہے بیچ شرح حدیث تَقرأ السَّلَامَ
عَلٰی مَن عَرَفتَ وَمَن لَم تَعرِفْ کے کہ یہہ تعمیم مخصوص ہے ساتھہ
مسلمانون کے پس نہ سلام کرے ابتداء کافر پر بحسب قول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لَا تَبدَؤُا الیَہُودَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ الخ اور
اسیطرح خاص کیا گیا ہے اس سے فاسق ساتھہ اور دلیل کے
یعنی فاسق سے بھی پہل نکرے سلام مین اور جسکے فسق مین شک ہو
اوس سے سلام علیک کرے یہان تک کہ ثابت ہو فسق اوسکا
انتہی اور اگر سلام کرے یہودی یا نصرانی یا مجوسی مسلمان پر تو نہین
مضائقہ ہے اوسکے جواب دینے کا ولیکن جواب مین فقط وعلیک
کہے اور اگر سلام کرے ذمی پر ازراہ تعظیم کی تو کافر ہو جاتا ہے اسلیئے
کہ تعظیم کافر کی کفر ہے اور اگر کہے مجوسی کو یا استاد ازراہ تعظیم کے
تو بھی کافر ہو جاتا ہے اور اگر کہے ذمی کو اَطَالَ اللّٰہُ بَقَاءَکَ یعنی عمر تیری

دراز کرے اللہ پس اس کہنے سے اگر یہہ ارادہ ہو اسکے دلمین کہ عمر اسکی
بڑی ہوگی تو شاید یہہ مسلمان ہو جاوے یا ادا کرتا رہے جزیہ حالت ذلت سے
تو نہین مضائقہ ہے اسکا یہہ دونون مسئلے کتاب اشباہ مین ہین اور
نہین واجب ہے جواب دینا بہیک مانگنے والیکے سلام کا اسلیئے کہ اوسکا
سلام نہین ہوتا ہے واسطے تحیۃ یعنی دعا کے اور نہین واجب ہے
جواب دینا اوسکے سلام کا کہ سلام کرے وقت خطبہ کے اور جب
اوے کسی کے گہر پر تو واجب ہے یہہ کہ اذن مانگے گہر مین آنے کے لیئے
پہر سلام کرنے کے پہر جب داخل ہو گہر مین تو سلام کرے پہلے پہر کلام
کرے اور اگر میدان مین ملے کسی سے تو سلام کرے اول پہر کلام کرے
اور کہے کوئی السلام علیک یا زید تو نہین ساقط ہوتا ہے جواب سلام کا
ساتہہ جواب دینے غیر زید کے اور اگر کہے یا فلان یا اشارہ کرے طرف
شخص معین کے تو ساقط ہو جاتا ہے جواب اگر اور کوئی جواب دیدے
اور شرط کیا گیا ہے بیچ جواب سلام کے اور چہینک کے سنانا اوسکا
یعنی جواب سلام اور چہینک کا اسطرح دے کہ سلام کرنیوالا اور چہینکنے
والا سنے پس اگر بہرا ہو تو دیکہا دے اوسکو حرکت دونون ہونٹ
اپنے کے اور ساقط ہو جاتا ہے جواب باقیون سے ساتہہ جواب دینے
لڑکے عاقل کے اور بعضون نے کہا کہ نہین ساقط ہوتا اور ساقط ہو جاتا ہے
جواب باقیون سے ساتہہ جواب دینے بڑہیا کے اور بیچ جواب دینے بڑہیا کے
اور بیچ جواب دینے عورت جوان اور لڑکی اور دیوانہ کے دو قول ہین

بعضون نے کہا ساقط ہو جاتا ہے اور بعضون نے کہا نہین ساقط
ہوتا اور ظاہر عبارت تاجیہ کیسی معلوم ہوتا ہے کہ ترجیح ساقط ہونیکو ہے
اور سلام کرے ایک پر ساتہہ لفظ جماعت کے یعنی السلام علیکم کہے
اور اسیطرح جواب دیے وعلیکم السلام اسلیئے کہ مومن ملائکہ سی
جدا نہین رہتا اور مستحب ہے کہ جواب سلام مین زیادہ کرے پس اگر
سلام کرنیوالا السلام علیکم کہے تو جواب دینیوالا وعلیکم السلام
ورحمۃ اللہ کہے اور اگر سلام کرنیوالا رحمۃ اللہ بہی کہی تو جواب دینے والا کہے
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور نہ زیادہ کرے جواب دینے والا اوپر وبرکاتہ کے یعنی
جواب مین وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے اور کچھہ نہ کہے اور جواب
دینا سلام کا اور چہینک کا علی الفور ہے یعنی فی الفور جواب دینا ہے
تاخیر نہین جائز اور جسن خط مین سلام علیک ہو تو واجب ہے جواب لکہنا
اوسکا مانند جواب دینے سلام کی اور کہی کہ میری طرف سے فلانی کو سلام
کہدینا تو واجب ہے اوسپر کہدینا سلام کا اور مکروہ ہی سلام کرنا فاسق پر
اگر علی الاعلان کرتا ہو اور اگر فسق علی الاعلان نکرتا ہو تو نہین مکروہ
اور مکروہ ہے سلام کرنا اوسپر کہ عاجز ہو جواب دینے سے حقیقۃ مانند
کہانے والیکے یا شرعاً مانند نماز پڑہنے والیکے اور قرآن پڑہنے والیکی
اور اگر سلام کرے انپر تو نہین مستحق ہوتا جوابکا در مختار کے مصنف نے
یہہ لکہکر لکہا ہے کہ باب مایفسد الصلوۃ مین لکہہ چکا ہون کہ کچھہ اوپر
بیس جگہہ سلام کرنا مکروہ ہے چنانچہ لکہنے والا اس رسالہ کا انکا ترجمہ کرتا ہے

لکھتا ہے اور طوالع الانوار کہ شرح اوسکی ہے اوسمین بہت اچھی
طرح اونکو واضح کیا ہے اوس شرح کا ہی ترجمہ کیا جاتا ہے اور متن
کی علامت یہہ ہے کہ اوسپر خط کھینچ دیا ہے شرح یون ہے کہی ہے
وہ یہہ ہین جو نماز پڑہ رہا ہو خواہ فرض پڑہتا ہو خواہ نفل اگرچہ نماز
جنازہ پڑہتا ہو یا سجدۂ تلاوت کرتا ہو اور جو ذکر اللہ کا کر رہا ہو وسط
کا ذکر تا ہو خواہ تسبیح خواہ تہلیل خواہ اور کچھہ پس یہہ شامل ہے
خطیب اور محدث اور پڑہنے والی قرآن وغیرہ کو کہ جو آگی مذکور ہین او
پہر انکو اسلیئے ذکر کیا کہ تا خوب واضح ہو جاوین اور پڑہنے والا قرآن کا
دیکہکر پڑہتا ہو یا یاد اور حدیث بیان کرنیوالا اور خطبہ پڑہنے والا
کوئی خطبہ پڑہتا ہو اگرچہ خطبہ نکاح کا ہو اور مانند اسکیکی اور جو کہ سن رہا ہے
انکو یعنی ذکر اور خطبہ اور قرآن کو اگرچہ کوئی نماز مین پڑہتا ہو تکرار کر او
یہہ سن رہا ہو اور تکرار کرنیوالا فقہ کا یعنی جو کہ مسائل فقہ کی یاد کرتا ہو
اور مطالعہ کر رہا ہو فقہ کا اور بیٹھنے والا قضا کی لئی یعنی جس حالمین کہ
قاضی بیٹھا ہو لوگونکے قضئی فیصلہ کرنے کو تو اسوقت سلام علیک کرنی
اوس سے مکروہ ہے اور وہ بحث کر رہی ہون فقہ مین یعنے اپسمین
ذکر کر رہی ہون مسائل فقہ کے یا مطالعہ کر رہے ہون آپسمین یا پوچھہ
رہی ہون عالم سے مسائل چہوڑ دی انکو یعنی نہ مشغول کر انکو ساتہہ سلام
کی کتاب حصہ مین لکہا ہے کہ جب داخل ہو ویسے تو ایک قوم پر اور وہ
قوم یا کوئی اونمیں سے بیان کرتا ہو علم کو اور باقی سن رہی ہون مکروہ ہے

اوسنے سلام علیک کرنی اور اگر کرے سلام تو گنہگار ہوتا ہے اور
لازم آتا ہے اوسپر جواب دینا انتہی اور صحیح یہہ ہے کہ جواب دینا
لازم نہین آتا اور جو اذان دیے رہا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور بدرس
دیتے جو علم پڑھا رہا ہو اور عورتین جوان اجنبی اسسے معلوم ہوا کہ
بوڑھیون پر اور اون عورتون پر کہ اجنبی نہین ہین مانند بیویون اور محارم
کے سلام کرنا جائز ہے اور کھیلنے والے شطرنج کے اور جو کہ مشابہ ہین
اونکے اخلاق کے یعنی چوسر یا گنجفہ یا مانند انکے اور کھیل کھیلتے ہین اور چلپی
مین نقل کیا ہے کہ نہین مضائقہ ہے سلام علیک کرنیکا کھیلنے والے
شطرنج کیسے نزدیک امام ابو حنیفہ کے اسلیئے کہ بسبب جواب سلام کے
باز رہیگا اوس سے جسقدر باز رہا غنیمت ہے اور جو کہ اپنی بیوی یا لونڈی
سے فائدہ اوٹھا رہا ہو یعنی صحبت کرتا ہو یا کرتا ہو وہ چیزین کہ باعث
جماع ہین مانند مساس وغیرہ کی اور کافر یعنی اوسپر بہی بلا ضرورت سلام
نکرے اسلیئے کہ حرام ہے سلام کرنا اوسپر یہانتک کہ اگر سلام کرے
اوسپر نادانستہ اور پہر معلوم ہو کہ یہہ کافر ہے تو کہے اوس سے کہ پہیر دے
مجکو سلام میرا اور وہ کہ کہلا ہو ستر اوسکا اگرچہ بضرورت کہلا ہو اور
کتاب روضہ مین لکہا ہے کہ جب داخل ہو حمام مین تو سلام نہ کرے اونپر کہ
جو اوسمین ہوں ننگے ہوں یا نہون نزدیک امام اعظم کے اور صاحبین کے
نزدیک اگر ستر اونکا ڈہکا ہو تو کرے اور نہین تو نہین اور جو کہ پیشاب یا پاخانہ کرتا ہو
اوسپر بہی سلام نکرے اور اگر کوئی کرے سلام تو نہ جواب دیوے وہ

پہلی فراغکے اور بعد فراغکے بہی لازم نہین اوسکو جواب دینا اتفاقا
اور جو کہ کہار رہا ہو اوسپر بہی سلام نکرے مگر جبکہ ہو تو بہوکا اور ارادہ کرے تو یہہ
پہنچے تجکو اوسکے کہانیمین سے اور جانتا ہو تو کہانیوالیکا حال کہ وہ
منع نہین کرتا کسیکو کہانی سے تو کرے سلام بس نہین شرح ہے
اوسپر سلام مگر ساتہہ ان دو قیدون ذکر کی گئی ہے در منتقہ لیے او
یعنی جب داخل ہو طالب علم پر اور شیخ پر اور شیخ پڑہنے پڑہانے مین مشغول ہو
تو اوسپر بہی سلام کرنا مکروہ ہے اور گانیوالا یعنی اسپر بہی سلام کرنا
مکروہ ہے اور اوڑانیوالا کبوترونکا اور کبوتر اوڑانیوالی پر اور گانیوالی پر
جو سلام کرنا مکروہ ہے آیا وقت گانے اور اوڑانے کے ہے یا مطلق
جواب یہہ کہ اگر یہہ دونون موصوف ہون ساتہہ گانے اور اوڑانے
کے یہانتک کہ پکڑا ہو اون دونون نے اسکو ہمیشہ اور اگر ایسی جانے
ہون اس سبب سے تو اطلاق اولی ہے یعنے ہر حال اونسے سلام علیک
نہ کرے اور اگر یہہ فعل اونسے اتفاقا سرزد ہوتے ہون تو تقیید اولی ہے
یعنی وقت گانے اور اوڑانے کے مکروہ ہے واللہ اعلم اور بعضون نے کہا ہے
کہ اوپر بہی سلام کرنا مکروہ ہے زندیق اور مسخرا پن اور بیہودہ کلام کرنیوالا
اور جہوٹ بولنیوالا اور جو کہ دیکہتا ہو عورتونکو بازار مین قصدا اور جو کہ
اپنے کو برا کہتا ہو اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے سلام کرنا اوسپر جو کہ بیٹہا ہو
ہون مسجد مین منتظر نماز کے اسلیئے کہ منتظر نماز کا بیچ حکم پڑہنیوالے نماز کے
ہے اور تفسیر زیح کی ہے کتاب ضیا مین ساتہہ واجب ہونے جواب کے بعض

انکیلئے اور عبارت کتاب ضیا کی یہہ ہے کہ روضہ زندویسی مین لکھا ہے
کہ مکروہ ہے سلام پانچ جگہون مین اور بیچ بعض انکیلئے جواب دیے
اور بعض مین نہ جواب دیے وقت خطبہ دن جمعہ کیے نہ جواب دیے
سلام کا اور گنہگار ہوتا ہے سلام کرنیوالا اسلئے کہ خطبہ مانند نماز کی ہے
۲ اور دوسرے مکروہ ہے سلام اوس قوم پر کہ مشغول ہین نماز مین
اور اگر سلام کرے انپر تو گنہگار ہوتا ہے سلام کرنیوالا اور نہ جواب
دیوے وہ اوسکے سلام کا اسلئے کہ فاسد ہو جائیگی نماز اونکی
۳ اور تیسرے مکروہ ہے سلام وقت پڑہنے قرآن کے یہانتک کہ اگر داخل
ہو کوئی اوس قوم پر کہ پڑہ رہے ہون قرآن پکار کر یا ایک مین پڑہتا ہو
اور سن رہی ہون تو مکروہ ہے سلام کرنا اونپر اور گنہگار ہوتا ہے سلام
کرنیوالا ولیکن جواب دین وہ اوسکے سلام کا اسلئے کہ وہ قادر ہین
اوپر حاصل کرنی فضیلتونکی اکٹہے یعنی اوپر جواب دینے کے اور پڑہنے کے
یا سننے کے اور چوتہے وقت مذاکرہ علم کے اور پڑہاتے یا سنتے ہین
ہون مکروہ ہے سلام کرنا گنہگار ہوتا ہے سلام کرنیوالا ولیکن انپر لازم ہے
جواب دینا اوسکے سلام کا واسطے قادر ہونے اونکیلئے اوپر حاصل
کرنے دونون امر نکیلئے ۵ اور پانچوین وقت آوازنکے اور تکبیر کے سبب نماز وغیرہ مین
یہانتک کہ جب مؤذن اذان دیتا ہو یا تکبیر کہتا ہو اور قوم مشغول ہون جواب
دینے اذان اور تکبیر مین پس آوے ایک شخص اور سلام کرے تو مکروہ ہے
اوسکو سلام کرنا پس اگر وہ سلام کرے تو گنہگار ہوگا لیکن وہ جواب دین

سلام کا واسطے قادر ہونے اونکے اوپر حاصل کرنے دونو امرونکے
بغیر اسکی کہ سبب ہوتا ہے یہہ قطع کرنے کسی چیز کا کہ واجب ہوا اسمین
اعادہ انتہی اور ابو اللیث نے لکھا ہے کہ ان صورتونمین جواب نہ دین
اور لکھا ہے کہ اگر سلام کیا اوسپر کہ ہو پاخانہ مین تو نہ جواب دے بھی
اور شرح شرعہ مین لکھا ہے کہ نہ جواب دیوے وہ کہ مشغول ہو قران کے
پڑھنے مین اور دعا مین اور جو کہ بیٹھا ہو مسجد مین واسطے تسبیح کے
یا پڑھنے قران کے یا منتظر نماز کے انتہی اور مکروہ ہے سلام کرنا لبیک
کہنے والے پر اور واجب ہے اسکو جواب دینا اور داخل ہے یہہ تحت ذکر
کرنیوالیکے پس جب جانا تونے کہ بیچ واجب ہونے جواب کے اور نہ واجب
ہونے کے خلاف ہے بعضے مسائل مین پس مبتلا ہونے والے پر
لازم ہے یہہ کہ تمیز کرے پس جواب دے وقت نہ ہونے مضرت کے دین یا دنیا
اور نہ جواب دے وقت ہونے مضرت کے اور اسلیئے مجمل بیان کیا
اسکو شارح نے اسلیئے کہ یہہ مقام محتاج ہے طرف تقریر درازکی
اور جن پر کہ ترک کیا گیا ہے سلام کرنا بسبب فسق انکیکے اگر وہ سلام
کرین تو واجب ہے جواب دینا اونکے سلام کا اور جب منع کیا گیا سلام کرنے
سے غیر محرم عورتون پر بسبب خوف فتنہ کے تو جواب دینا انکے سلام کا
اشد منع ہوگا اور تصریح کی ہے کتاب ضیا مین ساتھہ نہ جواب
ہونے جواب سلام کے بیچ کہنے سلام علیکم کے ساتھہ جزم میم کے
لفظ سلام مین اسلیئے کہ لحن ہے پس جہان کہین کہ الف لام نہین داخل

ہوتا ہے تو تنوین دی جاتی ہے یعنی دو پیشین دیتے ہین اور اگر الف
لام داخل ہوتا ہے تو پیش پڑہتے ہین اور سکون درج کلام مین نہین ہے
مانند وقف حرکت پر یہہ کہا رحمت لی اور کہا چلپی نے کہ پس بنا اسکی
یعنی مخالف ہونے سنت کے اگر بیچ دین میم کو بغیر الف لام داخل
ہونے کے تو ہوگا مانند جزم میم کے واسطے مخالف ہونے سنت کے
انتہی اور کہا سید احمد نے کہ مانند اسیکی ہے جبکہ الف لام بہی داخل ہو
اور تنوین بہی ہو یا فقط السلام ہی کہے یا خطاب کرے ساتہہ مرد
یعنی السلام علیک کہے تو ان صور تو نمین بہی جواب دینا نہین واجب
ہوتا ہے انتہی اور حاصل اوسچیز کا کہ کتاب ضیاء مین روضہ سے
نقل کیا ہے یہہ ہے کہ لفظ السلام علیکم ساتہہ لام کے ہے اسلام
ساتہہ تنوین یعنی دو پیشونکے اور بدون ان دونون لفظونکے
جیسیکہ کہتے ہین جاہل نہین ہوتا ہے سلام اور ساتہہ لام کے
افضل اور بدون لام کے ساتہہ جزم میم کے کچہہ نہین اور جواب اسکا
نہین واجب ہوتا ہے انتہی تمام ہوا بیان اونکا کہ جن پر سلام
کرنا مکروہ ہے اور اگر داخل ہو گہر مین اور نہ دیکہے کسیکو تو کہے السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین مسئلہ مکروہ ہے دینا اوسکو کہ
سوال کرے مسجد مین مگر جبکہ نہ پہلانگتا جاوے گردنین لوگونکی
تو نہین مکروہ بحسب روایت مفتی بہ کے مسئلہ سب ناموں مین محبوب
نام نزدیک اللہ کے عبداللہ اور عبدالرحمن ہین اور جائز ہے نام رکہنا

ساتھ علی اور رشید اور سوا اونکے ساتھ اور ناموں اللہ تعالی
کہ مشترک ہین اور ارادہ کیا جاتا ہے بیچ حق ہمارے یکے غیر اوسچیز کا ک
ارادہ کیا جاتا ہے بیچ حق اللہ تعالی کے لیکن نام رکہنا ساتھ غیر الکہ
ہمارے زمانہ مین اولی ہے اسلئے کہ عوام تصغیر کرتے ہین اونکو
وقت پکارنے کے اور جسکا نام محمد ہو اگر اوسکی کنیت ابو القاسم
مقرر کیجاوے تو کچھ مضائقہ نہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
قول سموا باسمی ولا تکنوا بکنیتی منسوخ ہے اسلئے کہ حضرت علی رض
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھکر کنیت مقرر کی اپنے بیٹے محمد بن
الحنفیہ کے ابو القاسم اور مکروہ ہے یہہ کہ پکارے آدمی اپنے باپ
اور عورت اپنے خاوند کو ساتھ نام اوسکے مسئلہ مکروہ ہے
کلام کرنا مسجد مین اور پاخانہ مین اور وقت جماع کرنے کے اور
پڑھنے قرآن کے اور وقت وعظ کے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ کلام کے
وقت غنا کے کہ لوگ اوسکو وجد کہتے ہین مسئلہ عربی زبان کی
فضیلت ہے ساری زبانون پر اور وہ زبان اہل جنت کی ہے
جو کوئی سیکھے یا سکھاوے اوسکو ہیں وہ ثواب دیا جاتا
اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ دوست رکھو عرب کو تین
ایک تو اس لئے کہ مین عربی ہون اور دوسرے اسلئے کہ قرآن عربی
اور تیسرے اسلئے کہ زبان اہل جنت کی عربی ہے مسئلہ منتی بیت
قبروں پر نہین مکروہ بحسب روایات مختار کے اور بعضون نے کہا مک

مسئلہ مکروہ ہے آرزو کرنی موت کی بسبب غضب کے یا تنگی معاش کے
اور نہین مکروہ ہے واسطے خوف پڑنے کے گناہ مین حاصل یہہ کہ مکروہ ہے
آرزو کرنی موت کی بسبب خوف دنیا کے نہ دین کے مسئلہ نہین
مضائقہ ہے موتی کا پہننا لڑکے کو اور بالغ کو یہہ مصنف تنویر الابصار نے
کہ درمختار شرح اوسکی ہے لکھا ہے اور اسیطرح اور متنون مین بھی ہے
اور درمختار کے مصنف نے اقوال علماء کے نقلکر کر لکھا ہے کہ
معتمد مذہب مین حرمت ہے پہننے موتی اور مانند اوسکی مردون پر
اسلیئے کہ یہہ زیور عورتون کا ہے مسئلہ مکروہ ہے واسطے ولی یعنی
باپ وغیرہ کے پہنانا پائے زیب اور کڑے تو لڑکونکو مسئلہ نہین
مضائقہ ہے لڑکے کے کان چھیدنے کا اور ناک چھیدنے کا حکم
کہین دیکھنے مین نہین آیا مسئلہ ایک لونڈی زید کی ہے اور بکر
کہتا ہے کہ مجھکو وکیل کیا ہے زید نے ساتھ بیچنے اوسکے تو حلال ہے
عمر کو خریدنا اوسکا اور صحبت کرنی اوس سے واسطے قبول کرنے قول
بکر کے اگر گمان غالب ہو بکر کے سچے ہونے کا اور اگر گمان ہو غالب
بکر کے جھوٹے ہونے کا تو نہ قبول کرے قول اوسکا اور نہ خریدے
اوس سے اور اگر نہ خبر دے بکر عمرو کو کہ یہہ چیز کسی اور کی ہے تو نہین
مضائقہ اوسکے خریدنے کا اوس سے مسئلہ حلال ہے صحبت کرنی
اوس عورت سے کہ بیاہ کر لائی گئی نزدیک خاوند کے اور کہا ایک عورت نے
کہ یہہ بیوی تیری ہے مسئلہ حلال ہے نکاح اوس عورت سے کہ کہا

طلاق دی مجکو خاوند میرینی اور ہوچکی عدت میری یا کہا کہ تہی مین
لونڈی فلانیکی آزاد کردیا مجکو پس ان سب صورتونمین نکاح جائز
ہے اگر واقع ہو مردکے دلمین سچ کہنا اونکا کہتا ہونمین حاصل یہہ کہ
مرد کو جب خبر دے عورت ساتہہ ایک امر محتمل کے پس اگر ثقہ ہو وہ
عورت یا پڑ جاوے مرد کے دلمین سچ کہنا اس عورت کا تو نہین مضائقہ ہے
نکاح کرنیکا اوس سے اور اگر خبر دے ساتہہ ایک امر مستبعد کے
تو نہین جائز جب تک کہ نہ استفسار کرلے فروع مسئلہ خوش الحانی سے
پڑہنا قرآنکا اور کہنا آذانکا خوب ہے بشرطیکہ نہ زیادہ ہون حروف اور اگر
زیادہ ہون حروف تو مکروہ ہے اوسکے پڑہنے والے کے لیئے اور سننے
والیکے لیئے اور اسیطرح جلکے پڑہنے والے کے لیئے اگر کہے احسنت تو
اگر اوسکے سکوت کے لیئے کہا تو اچھا ہے اور اگر اوسکی قرآتکے لیئے کہا
تو خوف کفر کا ہے مسئلہ مناظرہ علم مین واسطے نصرت کے حق کی عبادت
ہے اور تین باتونسے ایک بات کے لیئے بہی کہے تو حرام ہے واسطے
غالب ہونیکے مسلمان پر اور واسطے اظہار علم اپنے کے اور واسطے
حاصل ہونے دنیا یا مال یا قبولیت کے یعنے لوگونمین مقبول و عزیز ہو
مسئلہ ذکر کہنا منبر پر واسطے وعظ اور نصیحت قبول کرنے لوگونکے
سنت انبیا اور رسولونکی ہے اور واسطے حاصل ہونے ریاست کے
اور مقبول ہونے عوام کے نزدیک گمراہیون یہود و نصاری کی ہے
مسئلہ پڑہنا قرآنکا ساتہہ قرأۃ معروفہ اور شاذہ کے دفعۃ واحدۃ

مکروہ ہے **مسئلہ** مستحب ہے واسطے مرد کے خضاب کرنا سر کے
بالون اور ڈارہی کا اگرچہ غیر لڑائی مین ہو بموجب صحیح تر روایت کے
اور مکروہ ہے سیاہ خضاب یہہ درمختار مین لکہا ہے اور خزانۃ
الروایات مین یہہ مسئلہ خوب مفصل ہے کہ نہ خضاب کرے ساتہہ
سیاہی کے اسلئے کہ اس مین وعید عظیم آئی ہے
او خضاب کرے ساتہہ سرخی یا زردی کی اور مضمرات مین ینابیع سے
لکہا ہے کہ منقول ہے امام ابو حنیفہ سے کہ اگر خضاب کرے سر کو یا
ڈارہی کو ساتہہ مہندی یا وسمہ کے تو اچہا ہے اور مکروہ ہے
تغیر کرنا ساتہہ سیاہی کے اور تاتارخانیہ مین لکہا ہے کہ اتفاق ہے
مشائخ رحمہم اللہ کا اسپر کہ خضاب کرنا مردونکو ساتہہ سرخی کے
مردونکے حقمین سنت ہے اور مسلمین کے علامت ہے اور خضاب
ساتہہ سیاہی کے اگر غازی کرے واسطے ہیبت ہونے کے بیچ آنکہ
کفار پر تو اچہا ہے اور اگر کرے اسلئے کہ مزین کرے اپنے تئین عورتو
لیئے اور عورتین محبت کرین تو مکروہ ہے اور اسی پر اکثر مشایخ
ہین تمام ہوا مضمون خزانۃ الروایات کا اور فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰہِ خضاب
ساتہہ سیاہی کے ہے یہہ تفسیر کبیر مین لکہا ہے **مسئلہ** جو
کتابین کہ قابل انتفاع کے نہون مٹایا جاوے اونمین سے نام اللہ
تعالی کا اور اوسکے فرشتون اور رسولونکا اور جلا دین باقی اوراقونکو یا
مضائقہ ہے اسکا کہ ڈال دئی جاوین پانی جاری مین جو نکی تون یا دفن

کردئے جاوین اور یہہ بہت خوب ہے کذا فی الدر اور اوسکے حاشیہ مین
غرائب سے نقل کیا ہے کہ مصحف جب پرانا ہو جاوے کہ نہ پڑھا جا سکے
اور خوف ہو اوسکے ضایع ہونے کا تو لپیٹا جاوے ایک پاک کپڑے مین
اور دفن کیا جاوے اور دفن کرنا اوسکا اولیٰ ہے رکھنے اوسکے
سے ایسی جا کہ خوف ہو پڑنے نجاست کا یا مانند اسکی کا اوپر اوسکے
دفن کرنے کے لیئے بطور بغلی قبر کے کہودے اسلیئے کہ اگر سیدھا گڑہا
کہود کر دفن کریگا تو احتیاج ہوگی مٹی ڈالنے کی اوسپر اور اسمین ایک
طرح کی حقارت ہے مگر جبکہ اوسکے اوپر بطور چہت کے کردے کہ مٹی
اوسکے اوپر نہ پہنچے تو یہی اچہا ہے انتہی اور مصحف مجید کہ لائق پڑھنے کے
نہ ہے نہین جائز ہے یہہ کہ جلد بناوے اوسکی قرآن کے لیئے کذا فی القنیہ
مسئلہ نہین جائز ذمی حنفی کو یہہ کہ لیوے غیر جنس حق طلب کا اور
امام شافعی کے نزدیک اوسکا بہی لینا جائز ہے اور اسمین بہت
وسعت ہے مسئلہ ایک معلم نے لڑکون سے لیا مول بوریئے کا اور
خرید کیا اوسکے ثمن سے بوریہ کچھہ پیسون وغیرہ کا اور باقی آپ رکھہ لیا
تو یہہ جائز ہے اوسکو اسلیئے کہ وہ ملک مین کردیا ہے اسکی لڑکون کے
باپون نے مسئلہ پائی ایک شخص نے ایسی چیز کہ کچھہ قیمت نہین
رکھتی ہے تو نہین مضایقہ عائد اوٹہالینے کا اوس سے اور اگر وہ چیز
قیمتی ہو اور پانیوالا غنی ہو تو تصدق کردے اوسکو مسئلہ نہین
مضایقہ ہے جماع کرنے کا اوس گہر مین کہ اوسمین مصحف مجید ہے

مسئلہ نہ سوار ہو عورت مسلمان زین پر اسلیئے کہ حدیث وارد ہوئی ہے اسکے منع مین اور منع اوس صورت مین ہے کہ بطور لہو کے سوار ہو اور اگر سوار ہو واسطے حاجت جہاد کے یا حج کے یا مقصد دینی یا دنیوی کے کہ اسمین حاجت سوار ہونیکی پڑتی ہے تو نہین مضائقہ اوسکا مسئلہ ذکر اللہ کرنا طلوع فجر سے طلوع ہونے آفتاب تک اولی پڑہنے قرآن کے سے اور مستحب ہے پڑہنا قرآنکا وقت طلوع اور غروب آفتاب کے اور نہین مضائقہ ہے واسطے امام کے پیچھے نماز کے ساتھ پڑہنے آیۃ الکرسی اور آیتون آخیر سورۂ بقرہ کے اور چپکے پڑہنا افضل ہے اور پڑہنا فاتحہ کا بعد نماز پکار کر واسطے مہمات کے بدعت حسنہ ہے واسطے عادت کے اور آثار کے کذا فی الدر اور عالمگیری مین لکھا ہے کہ افضل بیچ پڑہنے قرآن کے خارج صلوۃ سے جہر ہی اور پڑہنا فاتحہ کا بعد نماز فرض کے جمع ہو کر واسطے مہمات کے چپکے یا پکار کر مکروہ ہے اور اختیار کیا قاضی بدیع الدین نے کہ یہہ نہین مکروہ اور اختیار کیا قاضی امام جلال الدین نے کہ اگر ایسی نماز ہو کہ بعد اوسکے سنت ہو تو مکروہ ہے والا نہین اور پڑہنا سورۂ کافرون کا آخر تک جمع ہو کر مکروہ ہے اسلیئے کہ یہہ بدعت ہی نہین نقل کیا گیا صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم سے انتہی مسئلہ رشوت نہین ملک مین آتی ہے ساتھ قبض کرنے کے اور نہین مضائقہ ہے رشوت دینے کا جبکہ خوف کرے اپنے دین پر

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تہے شاعرونکو اور اوسکو کہ ڈرتے
تہے زبان اوسکیسے مسئلہ اہل محلہ کو مال جمع کرکیے دینا
امام کیے تئیں اچہا ہے مسئلہ سحت حرام ہے وہ چیز
کہ لیجاتی ہے ہر مباح پر مانند نمک اور کہاس اور پانی اور کانٹونکیے
یعنی جنگل مین یہہ چیزین مباح الاصل ہین جو جاتا ہے سولی بیدان
چیزون پر کچہہ لینا نہ چاہئے اور اسیطرح سحت حرام ہے
وہ چیز کہ لیتا ہے غازی واسطے جہاد کیے اور شاعر بسبب شعر کیے
اور مسخر اور نقال اور تمام باجے والی اور کٹنا اور جوا کہیلنے والا
اور کودنے والا اور مانند انکیے مسئلہ کہا ایک شخص کو کسینے
ای خبیث یا مانند اسکیے پس جائز ہے اوسکو رد پہیر ہر گالی کیے کہ
نہ واجب کرے حد کو مگر ترک کرنا اوسکا افضل ہے مسئلہ
جسکیے لڑکی ہون اور مال ہو تہوڑا تو نہ وصیت کرے صدقہ نفل کی
مسئلہ نماز اور صدقہ وغیرہ کہ ریا سے ادا کرے نہیں ثواب ملتا
مسئلہ کاتنا مرد کا اور بہہ نا ہیات کاتنے عورت کیے مکروہ ہے اور مکروہ ہے مرد کو
جہونا عورت کا اور عورتکیے لیئے جہونا مرد کا مسئلہ جائز ہے مرد کو
مارنا اپنیے بیوی کیے تئیں اوپر ترک کرنے نماز کیے کذا فی الدر اور ملتقے
مین لکہا ہے کہ جائز ہے خاوند کو یہہ کہ تعزیر دیے اپنی بیوی کو بسبب
ترک کرنی زینت کیے اور بسبب اسکیے کہ یہہ صحبت کرنے کو بلاوے
اور وہ انکار کرے یعنی بلا عذر اور بسبب غسل جنب کرنے نماز کیے اور بسبب ترک کرنے

سل جنابت کے مسئلہ نہین واجب ہے خاوند پر طلاق دینا بیوی
ار کا مسئلہ نہین جائز ہے وضو کرنا اون حوضون سے کہ طیار کیئے گئے
ن پینے کے لیئے اور منع کیا جاوے وضو کرنے سے اونسے اور
سمین اور اوٹہا لیجانا اوس پانی کا اپنے اہل کے لیئے جائز ہے اگر اون
کیا ہو لیجانے کا والا نہین جائز مسئلہ جہوٹ بولنا مباح ہے
سطے ثمانیے حق لینے کے اور دفع کرنے ظلم کے نفس اپنے سے اور مراد
ہے کہ تعریض یعنے کنایہ کرنا جہوٹ کا جائز ہے اسلیئے کہ صریح جہوٹ
ام ہے یہہ کتاب مجتبی مین ہے اور وہبانیہ مین ہے کہ جائز ہے جہوٹ
نا صلح کروانیکے لیئے دو شخصون مین یا دفع ظلم کے لیئے اور اپنی بیوی کے
ضی کرنے کے لیئے اور لڑائی مین تاکہ فتح یاب ہو کفار پر مسئلہ مکروہ ہے
م مین دبوانا خادم سے مسئلہ کہڑے ہو جانا کسیکی تعظیم کے لیئے
ز ہے اور غیر اہل علم کے لیئے بہی کہڑے ہونے کو بعضون نے ثابت رکہا ہے
مسئلہ فسق ہے عادت ڈالنی گذرنے کی مسجد جامع مین سے اور تع
لیم کرنا لڑکونکا اوسمین مسئلہ نہ نکالا جاوے مردہ قبر مین سے بعد مٹی
النے کے اوسپر اگرچہ کم ہو مدت مگر یہہ کہ ہو زمین غصب کی یا لی گئے
شفعہ سبب کے مشتری سے بعد دفن کرنے کے اور نہین مضائقہ ہے
جانے مردے کا پہلے دفن کرنے کے بقدر کوس یا دو کوس کے اسلیئے
سافت مقبرونکی کبہی پہنچتی ہے اسمقدار کو کذا فی البرہان شرح مواہب
رحمن اور در مختار کی کتاب الوصیۃ مین لکہا ہے کہ اگر کوئی وصیت کرے

که مجهپر فلانا شخص نماز پڑہے یا میرا جنازه لیجاوے بعد مرنیکے اور نہین
یا کفن دیا جاوے ایسے کپڑیکا یا لیجاوے قبر یا کہڑا کیا جاوے قبر پر
شامیانه یا وصیت کرے اس شخص کیلیئے که پڑہے نزدیک قبر اسکیکے
ساتهه شیٔ معین کے یعنے جیسے یہان کے امراء کی قبرون پر حافظ نوکر
رکہے جاتے ہین پس یہه وصیت باطل ہے مسئله جائز ہے فربہ کرنا اپنی
بیوی کا لیکن پیٹ بہرنے سے زیاده نه کہلاوے مسئله منع کیجاوے
عورت اس سے که مانگے کسیسے تعویذ حب کا واسطے خاوند لینیکے کذا فی
الدر اور عالمگیری مین لکہا ہے که اگر اراده کرے ایک عورت یہه که کرے
تعویذ تاکه دوست رکہے اوسکو خاوند اور تہا وه بغض رکہتا اوس سے
تو یہه تعویذ کرنا حرام ہے حلال نہین مسئله مکروه ہے عورت کو سعی
کرنی واسطے اسقاط حمل اپنے کے اور جائز ہے اسقاط بسبب عذر کے
جبتک که جان نه پڑے بچه مین اور اگر حمل گرا دیوے عورت اسطرح که بچه
مرده نکلے تو اوسکے عوض مین باپکی عاقله کو غره یعنے پانسو درہم دینے آتے
ہین اوس بچه کے باپکے تئین مسئله عاشوریکے دن سرمه لگانا جائز ہے
کذا فی الهدایة اور نہین مضائقه اسکا که پکاوے لیئے غیر عاشوری کے دن
تاکه فراخی ہو عیال پر اور بہت سے مسکین کہاوین اور ثواب دیا جاتا ہے
اسپر مسئله مارنا غیر کے غلام کا جائز ہے اوسکے حکم سے اور نہین جائز
مارنا آزاد کا اگرچه باپ حکم کرے مسئله زیاده ثواب ہے پڑہنے قرآن کیسے
سننا قرآنکا کذا فی الدر اور طوالع الانوار که شرح اوسکی ہے اوسمین

لکھا ہے بیچ باب مفسدات نماز کے کہ پڑہنے والا قرآن کا اور سننے والا
برابر ہے ثواب مین جیسا کہ آیا ہے احادیث مین انتہی مسئلہ لکہا ہے
علمائے کہ ثواب لڑکے کی عبادتکا لڑکیکو ہوتا ہے کذا فی الدر اور اوسکے
حاشیہ مین کتاب واقعات سے نقل کیا ہے کہ جب کرے لڑکا حسنات
پہلے بالغ ہونے کے مانند نماز نفل وغیرہ کے تو ہوتا ہے ثواب لڑکے کو
نہ اوسکے مان باپ کو پس اگر تعلیم کیا لڑکے کو باپ نے تو ہوتا ہے ثواب
اوسکو تعلیم کا اور اشباہ مین ہے کہ صحیح ہوتی ہے عبادت لڑکیکی
اور اختلاف کیا ہے علمانے اوسکے ثواب مین معتمد یہہ ہے کہ ثواب
لڑکیکو ہوتا ہے اور معلم کو ثواب تعلیم کا ہوتا ہے اور اسیطرح تمام
حسنات اوسکے ہین مسئلہ مکروہ رکہا ہے علمانے کہنا واللہ اعلم
اور مانند اسکے واسطے آگاہ کرنے ختم درس کے مسئلہ بعضا کلام
ایسا ہے کہ ثواب دیا جاتا ہے اوسپر جیسے تسبیح اور مانند اسکیکے
اور کبھی گنہگار ہوتا ہے بسبب تسبیح کے جبکہ کرے اوسکو مجلس فسق مین
حالانکہ وہ کرتا ہو فسق اور اگر قصد کرے ساتھ تسبیح کے مجلس فسق نا
عبرت پکڑنا اور انکار تو اچھا ہے اور مکروہ ہے کرنا تسبیح کا واسطے تاجر کے
وقت کہولنے اسباب اپنے کے اور مکروہ ہے پڑہنا قرآنکا نزدیک قبر کے
اور جائز رکہا ہے اسکو امام محمد نے اور فتوی اسیپر ہے اور بعضا کلام ایسا ہے
کہ نہ اوسمین ثواب ہے اور نہ گناہ جیسے اوٹھنا اور بیٹھنا یعنی کلام مباح اور بعضا
کلام ایسا ہے کہ گنہگار ہوتا ہے بسبب اوسکے مانند غیبت اور جھوٹ اور چغلخوری

اور گالی گلوچ کی مسئلہ نہین مضائقہ ہے لگانے دیوار گیریون نمدیکا
اور لٹکانا پردونکا دفع سردی کے لیئے اور اسیطرح نہین مضائقہ
ہے لگانے دیوار گیریون سرکی اور بہوس کا واسطے دفع گرمی کے
اور زینت کے لیئے یہہ سب مکروہ ہے اور لٹکانا پردیکا دروازے پر
بلا ضرورۃ مکروہ ہے حاصل یہہ کہ جو چیز بطریق تکبر کے ہو مکروہ ہے
اور اگر حاجت اور ضرورت کے لیئے ہو تو نہین مکروہ ہو المختار اور
جائز ہے آدمیکو یہہ کہ بچہا دے اپنے گہر مین جو کچھہ چاہے اقسام
کپڑونسے خواہ صوف کے ہون یا سوتکے یا کتانکے رنگی ہوئی اور بغیر
رنگی ہوئی مسئلہ نہین مضائقہ ہے اسکا کہ ہو ساتہہ آدمیکے
خادم اوسکا ولیکن لائق یہہ ہے کہ نہ تکلیف دے اوسکو خدمتکی
مگر بقدر طاقت اوسکیکے آدمی نہین مضائقہ اسکا کہ چلی آدمی سوار
جہان چاہے اور غلام اسکا پیادہ پا ہو ساتہہ اوسکے بشرطیکہ طاقت رکہتا ہو
پیادہ پا چلنے کے اور اگر طاقت اسکی نرکہتا ہو تو مکروہ ہے اور ابن عمر
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ مکروہ رکہتے تہے سوار ہونے کو
اسحالمین کہ اوسکے ساتہہ پیادہ پا لوگ چلتے ہون جبکہ ارادہ کرتے
ساتہہ اوسکے ریا اور تکبر کا اور مستحب ہے یہہ کہ چہوڑ دے غلامونکو یا
لونڈیونکو بعد نماز عشا کے تاکہ سو رہین یا آرام پکڑین اور واجب ہے
مالک پر یہہ کہ نہ باز رکہے اونکو نماز سے اوقات نماز مین بسبب بھیجنے کار دبار
کے اسلیئے کہ بیچ حق اداء صلوۃ کے باقی ہین وہ اصل حریۃ پر اور لازم ہے

مالک کو یہہ کہ چہوڑ دیوے اپنے مملوک کو یہان تک کہ سیکہے قرآن اسقدر
کہ صحیح ہو ساتہہ اوسکے نماز اور اسیطرح بیوی کو مسئلہ تیل ڈالنا
سر مین کبہی کبہی مستحب ہے اور سرمہ بہی لگانا اونکو مستحب ہے پہلے تین
سلائیان داہنی آنکہہ مین لگاوے پہر تین بار بائین مین اور آئینہ دیکہنا
اور کنگہی کرنی سر اور ڈاڑہی مین ایک دن بیچ مستحب ہے اور مستحب ہے
کہ ہر کام خوب کو داہنے ہاتہہ سے کرے مانند کہانے پینے کے اور دینے
لینے کہانے پینے کی چیز کے وغیر ذلک اور اسیطرح کرتہ وغیرہ پہننے
مین شروع داہنی آستین سے کرے اور متبرک جگہون مین جاوے
مانند مساجد و مقابر وغیرہا کی تو داہنا پاؤن پہلے رکہے اور چہٹانا بلن
میل کا اور بجا ستونکا اور استنجا اور پاک کرنا ناک کا اور دہونا نجاستونکا
اور اوتارنا کپڑونکا اور جوتی کا اور نکلنا مکانون متبرکہ سے اور مانند
انکیکے بائین ہاتہہ اور پاؤن سے کرے مگر جبکہ معذور ہو مسئلہ جبکہ کسیکے گہر مین
جاوے تو اول طلب اذن کی کرے کہ کہے السلام علیکم آؤن مین پہر
جب صاحب خانہ اذن دیوے تو جاوے اور جہان کہ بٹہاوے بیٹہہ
جاوے اور اگر اذن نہ دیوے تو پہر آوے اور تکرار اس اذن چاہنے
کی تین بار روا ہے مگر جبکہ گمان نہ سننے کا ہو تو زیادہ بہی جائز ہے
اور اس حکم اذن چاہنے مین اجنبی اور اقربا اور محارم سوای بیوی
اور لونڈی کے برابر ہین اور اگر بیوی اور لونڈی پر داخل ہو تو اولی
یہہ ہے کہ آواز پاؤنکی کر کر یا کہنکہار کر آوے تاکہ اوسکے آگے سے خبردار

ہون اور سفر سے آوے تو گہر مین یکایک نہ چلا آوے اطلاع کو
اور جب اپنے گہر مین آوے تو پہلے سلام علیک کرے گہر والونسے
پہر آوے اور کلام کرے اور گہر مین کوئی نہو تو کہے السلام علینا من ربنا اور
جب دروازہ کہولے تو بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے کہ شیاطین دفع ہوتے
ہین اور دو فرشتے کہ خدا تعالی کی طرف سے اوسکے پیچہے اوسکے مال اور
اہل پر متعین ہین اوسکے ساتہہ گہر مین آتے ہین اور گہر کے سب چیزونکو
اچہا کر کر دکہاتے ہین اوسکو اور اوسکو خوش کرتے ہین اور اگر بغیر
بسم اللہ اور سلام کہے آتا ہے تو بجائی فرشتونکے شیاطین اوسکے
ساتہہ داخل ہوتے ہین اور سب امور مین قباحت لاتے ہین اور اوسمین اور
اوسکے گہر والون مین دشمنی ڈلواتے ہین اور اوسکے عیش کو منغص کرتے ہین

مسئلہ روا ہے مارنا جانورون موذی کا پہلے ایذا دینے سے مانند سانپ
اور بچہو اور کٹ کہنے اور کاٹنے کتے اور جون اور مچہر اور پسو اور کہٹمل اور
چوہا اور شیر اور بہیڑیا اور کوی اور مانند انکے اور مارنا گہر گٹ کا بہی روا ہے
بلکہ ثواب اور پانی دینا تمام حیوانونکو سوائے موذی جانورونکے ثواب
عظیم رکہتا ہے اور پالنا کتے کا اور رکہنا اوسکا گہر مین سوائے کتے
شکاری اور زراعت اور مواشی کے اور تکلیف دینے چارپایونکو
زیادہ طاقت سے اور دانہ گہانس نہ دینا روا نہین کہ موجب گناہ ہے

مسئلہ علاج کرنا بیماریون مین واسطے اصلاح بدن کے ساتہہ
پچہنون اور فصد اور داغنے اور پینے ادویہ کے اور کاٹنے رگون اور بواسیر